عقائدِ ابی حنیفہ رح

مؤلف

مولانا مفتی علی معاویہ بہاری

(فاضل مدرسہ انوار العلوم شیرانوالہ باغ، گوجرانوالہ)

ناشر

احسان خان مکان نمبر C124 بلاک بہاری کالونی گوجرانوالہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عقائدِ ابی حنیفہؒ

افادات

علمائے اہل سنت

جمع وترتیب

مولانا علی معاویہ بہاری

تقسیم فی سبیل اللہ

اس کتاب میں مشہور غیر مقلد عالم مولانا محمد جونا گڑھی کی کتاب امام محمدی کے باب ایمان کے بعض اعتراضوں کا جواب دیا گیا ہے جو انہوں نے امام ابوحنیفہؒ پر کیے تھے۔

ناشر

احسان خان

مکان نمبر C124 بلاک بہاری کالونی گوجرانوالہ

0343-4863345 ،0332-8573411

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

﴿جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں﴾

نام کتاب	عقائدِ ابی حنیفہؒ
افادات	علمائے اہل سنت
مرتب	مفتی علی معاویہ بہاری
تاریخ طبع اول	فروری 2024
صفحات	48
تعداد	100
قیمت	تقسیم فی سبیل اللہ

﴿نوٹ ضروری﴾

اگر اس کتاب میں کوئی غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ فرمائیں ان شاء اللہ درست کر دی جائے گی۔ ہم قرآن وسنت کے خلاف کسی کی بات نہیں مانتے۔

والسلام

مفتی علی معاویہ بہاری

15-01-2024

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ نمبر
عرضِ مرتب	8
اعتراض نمبر۱	10
امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں ہم یہاں اور اللہ کے نزدیک بھی یقیناً مومن ہیں	
اعتراض نمبر۲	11
امام ابوحنیفہ کے نزدیک کعبۃ اللہ کی صحیح تعیین نہ کرنے والا بھی مسلمان ہے	
اعتراض نمبر۳	11
امام ابوحنیفہ کے نزدیک جو شخص یہ نہیں جانتا کہ آپؐ مدینہ میں دفن ہیں وہ بھی مسلمان ہے	
اعتراض نمبر۴	12
امام ابوحنیفہ کے نزدیک جھوٹی گواہی کا فیصلہ بھی درست ہے	
اعتراض نمبر۵	12
امام ابوحنیفہ کے نزدیک جو یہ نہیں جانتا کہ کعبہ مکہ میں ہے، آسمان میں وہ بھی مومن ہے	
اعتراض نمبر۶	13
امام ابوحنیفہ کے نزدیک جو یہ نہیں جانتا کہ محمدؐ کس قبیلے کے تھے وہ بھی مومن ہے	
اعتراض نمبر۷	14
امام ابوحنیفہ کے نزدیک جوتی کی عبادت کرنے میں کوئی حرج نہیں	
اعتراض نمبر۸	15
امام ابوحنیفہ کے نزدیک ایمان گھٹتا بڑھتا نہیں	
اعتراض نمبر۹	16
امام ابوحنیفہ کہتے ہیں ابوبکر صدیقؓ کا ایمان اور ابلیس کا ایمان ایک ہے	
اعتراض نمبر۱۰	17
امام ابوحنیفہ کے نزدیک عام آدمی کا ایمان جبریل کے ایمان کے برابر ہے	
اعتراض نمبر۱۱	17
امام ابوحنیفہ کے نزدیک جوتیوں کی نماز پڑھنے والا بھی مومن ہے	

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مضمون	صفحہ نمبر
اعتراض نمبر۱۲	18
امام ابوحنیفہ کے نزدیک جس نے اپنے باپ کو قتل کر دیا وہ مومن ہے	
اعتراض نمبر۱۳	19
امام ابوحنیفہ نے سعید بن جبیر کو مرجئہ کہا	
اعتراض نمبر۱۴	20
ابومسہر کہتے ہیں ابوحنیفہ مرجیہ کے سردار تھے	20
اعتراض نمبر۱۵	
یزید مقری کہتے ہیں ابوحنیفہ نے مجھے مرجیہ بننے کی دعوت دی	21
اعتراض نمبر۱۶	
ابن مبارک نے کہا ابوحنیفہ میں مرجیہ پن تھا	23
اعتراض نمبر۱۷	
ابو یوسف نے کہا امام ابوحنیفہ جہمیہ تھے	24
اعتراض نمبر۱۸	
ابو یوسف نے کہا امام ابوحنیفہ تو جہمیہ ہو کر مرے ہیں	25
اعتراض نمبر۱۹	
امام ابوحنیفہ کہتے ہیں ہم نے جہم بن صفوان کی عورت کی ملاقات اپنی عورتوں سے کرائی	25
اعتراض نمبر۲۰	
ابوحنیفہ نے جہم کی لونڈی کے اونٹ کی نکیل پکڑی تھی	26
اعتراض نمبر۲۱	
خطیب کہتے ہیں امام صاحب مرجیہ تھے	27
اعتراض نمبر۲۲	
امام صاحب فرماتے ہیں جب تم قدریہ فرقہ سے گفتگو کرو تو تم کو ایک بات ایسی بتاتا ہوں کہ یا تو وہ خاموش ہو جائے اور ہار جائے یا کافر ہو جائے۔	28
اعتراض نمبر۲۳	
امام ابوحنیفہؒ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کو فضیلت دیتے تھے	

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مضمون	صفحہ نمبر
اعتراض نمبر۲۴	28
امام ابوحنیفہ اور سفیان ثوری دونوں قرآن کو غیر مخلوق مانتے تھے	
اعتراض نمبر۲۵	29
امام ابوحنیفہ کے نزدیک جو قرآن کو مخلوق کہے وہ کافر ہے	
اعتراض نمبر۲۶	29
امام صاحب فرماتے ہیں کہ قرآن کو مخلوق کہنے والا بدعتی ہے اس کی اقتدا میں نماز نہ پڑھی جائے	
اعتراض نمبر۲۷	29
امام صاحب فرماتے ہیں یہ بیماری کیا پھیل پڑی ہے جہم کیا کہتا ہے	
اعتراض نمبر۲۸	30
ابوعبداللہ احمد بن حنبل کہتے ہیں ابوحنیفہ خلق قرآن کے قائل نہ تھے	
اعتراض نمبر۲۹	30
ابوحنیفہ، ابو یوسف، امام زفر، امام محمد میں سے کسی نے قرآن کو مخلوق نہیں کہا	
اعتراض نمبر۳۰	31
جس نے سب سے پہلے قرآن کو مخلوق کہا وہ ابوحنیفہ ہیں	
اعتراض نمبر۳۱	31
سلمہ بن عمرو قاضی نے کہا ابوحنیفہ پر اللہ رحم نہ کرے اس نے سب سے پہلے قرآن کو مخلوق کہا	
اعتراض نمبر۳۲	31
ابو یوسف حسن بن ابی مالک سے پوچھتے ہیں امام ابوحنیفہ قرآن کے بارے میں کیا کہتے تھے	
اعتراض نمبر۳۳	32
ابو یوسف نے کہا کہ امام ابوحنیفہ انتقال کے وقت قرآن کے مخلوق ہونے کے قائل ہو گئے تھے	
اعتراض نمبر۳۴	32
عبدالحمید کہتے ہیں ہم نے دس ثقہ لوگوں سے سنا کہ ابوحنیفہ خلق قرآن کے قائل تھے	
اعتراض نمبر۳۵	33
عیسیٰ بن موسیٰ نے کہا ابوحنیفہ اگر توبہ نہ کرے اس کی گردن مار دو	
اعتراض نمبر۳۶	34
امیر کوفہ عیسیٰ نے فرمایا ابوحنیفہ کو باہر نکال دو	

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مضمون	صفحہ نمبر
اعتراض نمبر ۳۷	34
ابن ابی لیلیٰ نے آپ سے دو بار توبہ کرائی	
اعتراض نمبر ۳۸	35
حماد بن ابی سلیمان نے کہا میں ابوحنیفہ سے بری الذمہ ہوں	
اعتراض نمبر ۳۹	35
امام صاحب فرماتے ہیں ایک چوپائے کے ساتھ جو سلوک جائز نہیں ابن لیلیٰ وہ میرے ساتھ کرتے ہیں	
اعتراض نمبر ۴۰	36
ابن ابی لیلیٰ کے نزدیک ابوحنیفہ برے اور کافر تھے	
اعتراض نمبر ۴۱	37
حماد بن ابی سلیمان نے سفیان ثوری سے کہا ابوحنیفہ مشرک سے کہہ دو	
اعتراض نمبر ۴۲	37
حماد بن ابی سلیمان نے امام ابوحنیفہ پر کنکریاں پھینکیں	
اعتراض نمبر ۴۳	37
شریک کہتے ہیں ابوحنیفہ سے توبہ کرانے کا واقعہ تو پردہ نشین عورتیں بھی جانتی ہیں	
اعتراض نمبر ۴۴	38
امام ابوحنیفہ سے یوسف بن عمر نے دو بار توبہ کرائی	
اعتراض نمبر ۴۵	39
امیر کوفہ یوسف بن عمر نے امام صاحب سے کفر کے عقیدے سے توبہ کرائی	
اعتراض نمبر ۴۶	40
سفیان ثوری سے بھی امام صاحب کا بے دینی سے توبہ کرنا مروی ہے	
اعتراض نمبر ۴۷	40
سفیان بن عیینہ کہتے ہیں امام صاحب سے تین مرتبہ توبہ کرائی گئی	
اعتراض نمبر ۴۸	41
سعید بن عبدالعزیز کہتے ہیں امام صاحب سے دو دفعہ توبہ کرائی گئی	

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مضمون	صفحہ نمبر
اعتراض نمبر۴۹	41
شریک سے پوچھا جاتا ہے امام صاحب سے کس چیز کی توبہ کرائی گئی کہا کفر سے	
اعتراض نمبر۵۰	45
عبداللہ بن ادریس نے کہا جو ایمان کو کم زیادہ ہونے والا نہ مانے وہ کذاب ہے	
اعتراض نمبر۵۱	45
اسد بن موسیٰ کہتے ہیں امام صاحب سے دو مرتبہ توبہ کرائی گئی	
اعتراض نمبر۵۲	45
امام احمد بن حنبل کہتے ہیں امام صاحب سے توبہ کرائی گئی	
اعتراض نمبر۵۳	46
ابوبکر بن داؤد سجستانی فرماتے ہیں کہ ائمہ ثلاثہ اور دیگر محدثین امام ابوحنیفہ کے گمراہ ہونے پر متفق ہیں	

☆.....☆.....☆

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مرتب

قارئین کرام مولانا محمد جونا گڑھی غیر مقلد نے ایک کتاب امام محمدی کے نام سے امام ابوحنیفہؒ کے خلاف لکھی ہے یہ کتاب اصل میں خطیب بغدادی المتوفی ۴۶۳ھ کی کتاب ''تاریخ بغداد'' کے اس حصہ کا ترجمہ ہے جو خطیب نے امام ابوحنیفہ کے متعلق لکھا ہے۔ خطیب نے اپنی کتاب تاریخ بغداد جلد نمبر ۱۳ میں امام ابوحنیفہ کے حالات میں پورے سو صفحات لکھے ہیں پہلے ۴۴ صفحات میں مناقب پھر ۵۶ صفحات پر مثالب بیان کیے ہیں۔ خطیب نے تو صرف ان دونوں پہلوؤں کو درج کر دیا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ بعد کے محدثین نے ان دونوں پہلوؤں میں سے کس کو قبول کیا اور کس کو رد کیا اکثر محدثین نے خطیب کے مناقب والے حصہ کو لیا اور معائب والے حصہ کا رد کیا۔ خطیب کے معائب والے حصہ کا بہت سے لوگوں نے رد لکھا ہے مگر ہم یہاں چند کتابوں کا ذکر کرتے ہیں۔

(۱) السهم المصيب فی كبد الخطيب عربی مصنف شرف الدین ملک معظم سلطان عیسیٰ بن ابوبکر ایوبی المتوفی ۶۲۱ھ (۲) الانتصار لامام ائمۃ الامصار عربی مصنف ابوالمظفر یوسف بن عبداللہ المعروف سبط ابن الجوزی (۳) تانیب الخطیب علی ساقہ فی ترجمہ ابوحنیفہ من الاکاذیب عربی علامہ زاہد الکوثری (۴) امام ابوحنیفہ اور ان کے ناقدین مولانا حبیب الرحمٰن خان شیروانی وغیرہ ہم نے بھی امام محمدی کے بعض اعتراض کا جواب دیا ہے کیونکہ تفصیل مندرجہ بالا کتابوں میں موجود ہے۔

والسلام

مفتی علی معاویہ بہاری

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطیب بغدادی کہتے ہیں ہم نے ایوب سختیانی، سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ، ابوبکر بن عیاش وغیرہ ائمہ سے بہت سے اقوال بیان کئے جو امام صاحب کی تعریف اور مدح وثنا کو شامل ہیں لیکن متقدمین ائمہ حدیث سے اور خود ان بزرگوں سے بھی جو محفوظ اقوال امام صاحب کے بارے میں مروی ہیں وہ اس کے سراسر خلاف ہیں اور وہ اقوال بھی بہ کثرت ہیں اور ان سے کئی ایک برائیاں امام صاحب کی ثابت ہوتی ہیں جو حفاظت کے ساتھ ہم تک پہنچتی ہیں، بعض برائیاں تو اصول دیانت میں ہیں اور بعض فروغ دیانت میں ہیں۔ اب ہم ان شاء اللہ تعالیٰ انہیں بھی ذکر کرتے ہیں اور جو لوگ ان کا سننا اور ان سے واقف ہونا پسند نہیں کرتے ہیں ان کی خدمت میں معذرت کرتے ہیں کہ امام صاحب بھی ہمارے نزدیک باوجود اپنی جلالت قدر کے اور علماء کرام کی طرح ہی ہیں، جہاں ہم نے اپنی اس کتاب میں ان کے تمام حالات اور جو کچھ ان کے بارے میں علماء نے خیالات ظاہر کئے تھے نقل کر دیئے۔ اسی طرح اب امام صاحب کی زندگی کا دوسرا پہلو بھی ظاہر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں نیکی اور حق کی توفیق عطا فرمائے۔

یزید بن ہارون امام صاحب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں ابوحنیفہ بھی ایک امتی ہیں جس طرح اوروں کے اقوال صحیح ہوتے ہیں اور غلط بھی۔ اسی طرح ان کے بھی ہیں۔

ابوبکر احمد بن جعفر الخشلی کہتے ہیں جمادی الآخرہ ۲۸۸ھ میں ابوالعباس احمد بن علی بن مسلم الآبار نے ہم کو یہ املا کرایا ہے جن بزرگوں نے امام صاحب کی تردید کی ہے ان کے نام یہ ہیں۔

ایوب سختیانی، جریر بن حازم، ہمام بن یحییٰ، حماد بن سلمہ، حماد بن زید، ابوعوانہ، عبد الوارث، سوار عنبری قاضی، یزید بن زریع، علی بن عاصم، مالک بن انس، جعفر بن محمد، عمر بن قیس، ابوعبدالرحمٰن مقری، سعید بن عبدالعزیز، امام اوزاعی، عبداللہ بن المبارک، ابواسحاق

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فزاری، یوسف بن اسباط، محمد بن جابر، سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ، حماد بن ابی سلیمان، ابن ابی لیلیٰ، حفص بن غیاث، ابوبکر بن عیاش، شریک بن عبداللہ، وکیع بن جراح، رقبہ بن مصقلۃ، فضل بن موسیٰ، عیسیٰ بن یونس، حجاج بن ارطاۃ، مالک بن مغول، قاسم بن حبیب اور ابن شبرمہ رحمہم اللہ اجمعین۔ (امام محمدی ص ۵۶، ۵۷)

اعتراض نمبر ۱:

ایمان کے بارے میں امام صاحب کا فرمان

امام ثوری فرماتے ہیں ہم مومن ہیں اور اہل قبلہ کو بھی ہم نکاح، میراث، نماز اور اقرار کے بارے میں مومن جانتے ہیں، ہم گنہ گار ہیں ہمیں نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہمارا کیا حال ہے اور امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں جو شخص سفیان کا یہ قول کہے ہمارے نزدیک وہ شک والا ہے، ہم یہاں اور اللہ کے نزدیک بھی یقیناً مومن ہیں۔ امام وکیع کہتے ہیں ہم بھی وہی کہتے ہیں جو امام سفیان نے کہا ہے اور ابوحنیفہ کا قول ہمارے نزدیک جرأت ہے۔

(امام محمدی، ص ۵۷)

جواب:

اس قول کی سند میں ایک راوی محمد بن حیویہ ہے اور وہ ابن عباس الخزاز ہے۔ خطیب نے خود ترجمہ نمبر ۱۱۳۹ پر اس کو متساہل قرار دیا ہے تو اس سے سند کا ضعف واضح ہے، پھر یہ حکایت وکیع سے بیان کی گئی ہے حالانکہ امام وکیع بن جراح حضرت امام ابوحنیفہ کے خاص شاگردوں میں سے ہیں امام وکیع تو فتویٰ بھی امام ابوحنیفہ کے قول پر دیتے تھے جیسا کہ خود خطیب نے امام وکیع کے ترجمہ میں بیان کیا ہے اور امام ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں بیان کیا ہے اور خطیب نے خود اعتراف کیا ہے کہ وکیع امام ابوحنیفہ سے کثیر السماع بھی ہے۔ تو وکیع بن جراح کس طرح امام کی مخالفت کر سکتے ہیں، یہ اس متساہل راوی کا کام ہے کہ شاگرد کو استاذ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کے مخالف کھڑا کر رہا ہے۔

اعتراض نمبر۲:

عمیر کہتے ہیں میرے سامنے ایک شخص نے مسجد حرام میں امام ابوحنیفہ سے پوچھا کہ ایک شخص کہتا ہے کہ کعبہ حق ہے لیکن میں نہیں جانتا کہ وہ کعبہ یہی ہے جو مکہ میں ہے یا یہ نہیں امام صاحب نے جواب دیا کہ وہ سچا پکا مومن ہے۔ اس نے کہا اچھا اس شخص کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں جو کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد بن عبداللہ نبی ہیں۔ لیکن میں نہیں جانتا کہ آیا یہ وہی ہیں جن کی قبر مدینہ میں ہے یا یہ نہیں آپ نے کہا وہ بھی سچا پکا مومن ہے۔

امام حمیدی کہتے ہیں جو یہ بات کہے وہ کافر ہے، سفیان اس بات کو حمزہ بن حارث سے بیان کرتے تھے۔ (امام محمدی ص ۵۷)

جواب:

اس قول کی سند میں ایک راوی حارث بن عمیر ہے اس کے متعلق امام ذہبی نے میزان الاعتدال ج ۱، ص ۴۴۰ میں فرمایا ہے کہ "کذبہ ابن خزیمہ" ابن خزیمہ نے اس کو جھوٹا قرار دیا ہے اور حاکم نے کہا کہ اس نے حمیدی اور امام جعفر صادقؒ سے من گھڑت روایات بیان کی ہیں اور ابن حبان نے کہا کہ یہ مضبوط راویوں سے من گھڑت روایات بیان کرتا ہے۔

اعتراض نمبر۳:

محمد باغندی کہتے ہیں میں عبداللہ بن زبیر کے پاس تھا ان کے پاس امام احمد بن حنبل کا خط آیا کہ ابوحنیفہ کے بیان کردہ شنیع مسائل مجھے لکھ بھیجو۔ انہوں نے اس کے جواب میں لکھا مجھ سے حارث بن عمیر نے بیان کیا کہ میں نے ابوحنیفہ سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ اگر کوئی شخص کہے کہ میں جانتا ہوں کہ بیت اللہ ہے اور یہ نہیں جانتا کہ یہ وہی ہے جو مکہ میں ہے یا کوئی اور ہے، کیا وہ مومن ہے تو کہا ہاں اور کوئی شخص کہے کہ میں جانتا ہوں رسول اللہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

علیہ وسلم فوت ہو گئے اور نہیں جانتا کہ وہ مدینہ میں دفن کیے گئے یا اور کہیں کیا وہ بھی مومن ہے کہا ہاں۔

اعتراض نمبر۴:

حارث کہتے ہیں اور میں نے سنا وہ یہ بھی کہتے تھے کہ اگر دو گواہوں نے قاضی کے سامنے گواہی دی کہ فلاں شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور دونوں کو معلوم ہے کہ انہوں نے جھوٹی گواہی دی ہے اور قاضی نے میاں بیوی میں جدائی کرا دی پھر ان گواہوں میں سے ایک اس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے کیا وہ نکاح کر سکتا ہے، آپ نے فتویٰ دیا کہ ہاں کر سکتا ہے، کہا اچھا اس کے بعد قاضی کو بھی علم ہو تو کیا وہ ان دونوں میں جدائی کر سکتا ہے جواب دیا ہرگز نہیں۔ (امام محمدی، ص ۵۸)

جواب:

ان دونوں قولوں کی سند میں وہی راوی حارث بن عمیر ہے جو اعتراض نمبر۲ کی سند میں گزرا ہے۔ یہ جھوٹا راوی ہے۔

اعتراض نمبر۵:

امام صاحب سے سوال ہوتا ہے کہ ایک شخص کہتا ہے کہ کعبہ برحق ہے لیکن میں نہیں جانتا کہ یہ وہی کعبہ ہے جس کا لوگ حج کرتے ہیں اور اس کے ارد گرد طواف کرتے ہیں یا وہ خراسان میں ہے کیا ایسا شخص مومن ہے آپ نے فتویٰ دیا ہاں وہ مومن ہے۔

(امام محمدی ص ۵۸)

جواب:

اس قول کی سند میں بھی حارث بن عمیر ہے جس پر پہلے اعتراض نمبر۲ کے جواب میں جرح گزر چکی ہے، یہ راوی جھوٹا ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اعتراض نمبر۶:

عباد بن کثیر امام صاحب سے پوچھتے ہیں کہ ایک شخص کہتا ہے کہ میں جانتا ہوں کہ کعبہ برحق ہے اور وہ بیت اللہ ہے لیکن میں نہیں جانتا کہ یہ وہی ہے جو مکہ میں ہے یا وہ ہے جو خراسان میں ہے کیا ایسا شخص بھی مومن ہے کہنے لگے ہاں وہ مومن ہے، میں نے کہا اچھا اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں کہ جو کہے کہ میں جانتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں لیکن نہیں جانتا کہ یہ وہی رسول اللہ ہیں جو مدینہ میں قریش قبیلے سے تھے یا محمد نام کا کوئی اور شخص رسول اللہ ہے، کیا ایسا عقیدہ رکھنے والا مومن ہے کہا ہاں وہ مومن ہے۔

سفیان کہتے ہیں میں کہتا ہوں جو اس میں شک کرے وہ یقیناً کافر ہے۔

(امام محمدی ص ۵۸، ۵۹)

جواب:

اس قول کی سند میں ایک راوی مومل بن اسماعیل ہے اس کے بارے میں امام بخاری نے کہا منکر الحدیث ہے ابوزرعہ نے کہا اس کی حدیث میں کثیر خطا ہے، ابن حجر نے کہا گندے حافظے والا ہے۔

(تقریب التہذیب جلد۲، ص ۲۳۱)

اور تہذیب التہذیب میں ہے کہ سلیمان بن حرب نے کہا اہل علم پر واجب ہے کہ وہ اس کی حدیث سے رکے رہیں، کیونکہ یہ ثقات سے منکر روایات بیان کرتا ہے۔ امام ساجی نے کہا سچا ہے لیکن کثیر الخطاء ہے۔ ابن سعد نے کہا کثیر الغلط ہے دار قطنی نے کہا ثقہ ہے لیکن کثیر الخطاء ہے۔ محمد بن نصر مروزی نے کہا گندے حافظے والا کثیر الغلط ہے۔

(تہذیب التہذیب، ج ۵، ص ۵۸۶)

اس کی سند میں دوسرا راوی عباد بن کثیر ہے جس کے متعلق امام ذہبی فرماتے ہیں: "لیس بثقة ولیس بشیء" نہ ہی ثقہ ہے نہ ہی کوئی چیز۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اعتراض نمبر ۷:

آپ کا قول ہے (یعنی امام ابوحنیفہ کا) کہ اگر کوئی شخص اس جوتی کی عبادت کرے اور اس سے اللہ کی نزدیکی چاہے تو میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں، سعید (سعید بن ابی عروبہ المتوفی ۱۵۶ھ) کہتے ہیں یہ صریح کفر ہے۔ (امام محمدی، ص ۵۹)

جواب:

اس قول کی سند میں عبداللہ بن جعفر ہے۔ خطیب نے خود اس کا امام برقانی سے ضعیف ہونا بیان کیا ہے اگرچہ برقانی کے ساتھ اتفاق نہیں کیا، اور اس پر یہ جرح بھی موجود ہے کہ یہ چند دراہم کے بدلے میں روایت کو اس کی طرف منسوب کر دیتا تھا جس سے اس نے روایت کو سنا نہیں ہوتا تھا، جیسا کہ امام ابن نجار نے اس کی تفصیل بیان کی ہے کہ خطیب نے خود اس عبداللہ بن جعفر کے ترجمہ میں ذکر کیا ہے کہ میں نے ہبۃ اللہ بن حسن طبری سے سنا اس نے اس کا ذکر کیا اور اس کو ضعیف کہا اور کہا کہ مجھ کو یہ بات پہنچی ہے کہ اس کو کہا گیا کہ ہمیں عباس دوری سے حدیث بیان کر ہم تجھے درہم عطا کریں گے اور حالانکہ اس نے عباس دوری سے کچھ سنا ہی نہیں اس کے باوجود اس نے عباس دوری کے حوالے سے حدیث بیان کر دی خطیب نے کہا کہ میں نے برقانی سے اس کے متعلق پوچھا تو برقانی نے کہا کہ انہوں نے اس کو ضعیف کہا ہے، اس لیے کہ اس نے یعقوب بن سفیان سے جو اس کی تاریخ بیان کی ہے، انہوں نے اس کا انکار کیا ہے انہوں نے کہا کہ یعقوب کا تاریخ بیان کرتا قدیماً ہے پھر اس نے اس تاریخ کو کب سنا ہے؟ (کتاب الرد علی الخطیب لابن نجار، ص ۱۰۷)

پھر ایسے امام جن کی امامت فی الدین مسلّم ہے جن کی ثقاہت فقاہت تعدیل وتوثیق، دین تقویٰ پرہیز گاری، مجتہدانہ شان کی جلیل القدر امام گواہی دے چکے، کروڑوں کی تعداد میں جن کے مقلدین ہیں جن کے اصول وفروع ہیں، جن کی املا کرائی ہوئی اور شاگردوں کو

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سکھائی ہوئی کتب موجود ہیں، عقائد پر جن کی اپنی کتاب فقہ اکبر موجود ہے جس میں دین کے بنیادی عقائد کا بیان ہے، تو پھر ایسے امام کی طرف ایسی گھٹیا حرکت کی نسبت کرنا کتنی غلط بات ہے۔

اعتراض نمبر ۸:

شریک کہتے ہیں کہ ابوحنیفہ نے قرآن پاک کی دو آیتوں کے ساتھ کفر کیا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ (البینہ:۵) یعنی دین مضبوط یہ ہے کہ نمازوں کا قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَّعَ إِيمَانِهِمْ) یعنی تاکہ لوگ ایمان میں بڑھ جائیں اپنے ایمان کے ساتھ اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ ایمان گھٹتا بڑھتا نہیں اور کہتے ہیں نماز اللہ کے دین میں نہیں۔

(امام محمدی، ص ۵۹)

جواب:

اس قول کی سند میں ایک راوی عبدالسلام بن عبدالرحمٰن الوابصی ہے، جس کے متعلق خود خطیب نے ترجمہ نمبر 5729 میں بیان کیا ہے کہ قاضی یحییٰ بن اکثم نے اس کے کمزور فیصلوں کی بنا پر اس کو عہدہ قضاء سے معزول کر دیا تھا، اور اس کو ضعیف فی الفقہ قرار دیا۔

پھر اس قول کی سند میں دوسرا راوی شریک ہے حالانکہ خطیب نے ترجمہ 4838 میں خود اس کا ضعیف ہونا بیان کیا ہے، امام ابن نجار نے فرمایا کہ خطیب نے خود بیان کیا ہے کہ امام احمد بن حنبل سے اس کے متعلق پوچھا گیا کہ یحییٰ القطان اس کے بارے میں کیا کہتے تھے تو امام احمد نے فرمایا "کان لا یرضاہ" کہ یحییٰ اس شریک سے راضی نہیں تھے اور یحییٰ اس سے کوئی چیز بیان نہیں کرتے تھے۔ اور یحییٰ بن سعید نے شریک کو بہت زیادہ ضعیف کہا ہے اور ابو حاتم رازی نے کہا کہ شریک کے ساتھ دلیل نہ پکڑی جائے۔ ابو حاتم نے کتاب الجرح

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

والتعدیل میں کہا، ہے سچا، لیکن اس کی بہت سی غلطیاں ہیں، ابوزرعہ نے کہا وہم والا ہے کئی مرتبہ غلطی کرتا ہے۔ دارقطنی نے کہا جس میں منفرد ہو اس میں قوی نہیں ہے۔

(کتاب الرد علی الخطیب لابن نجار، ص ۱۰۷، ۱۰۸)

قال الذهبی زور... یعنی امام ذہبی نے فرمایا یہ محض جھوٹا ہے۔

(حاشیہ تاریخ بغداد، ج ۱۳، ص ۳۸۰)

اعتراض نمبر ۹:

ابو اسحاق فزاری کہتے ہیں کہ میں نے ابوحنیفہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ابوبکر صدیقؓ کا ایمان اور ابلیس کا ایمان ایک ہے۔ ابلیس بھی کہتا تھا یا رب اور ابوبکر صدیقؓ بھی کہتے تھے یا رب۔ ابو اسحاق کہتے ہیں ہر مرجیہ شخص کا یہی خیال ہے ورنہ ان کا مذہب نہیں بنتا۔ آپ فرماتے ہیں آدمؑ اور ابلیس کا ایمان ایک ہے، ابلیس کہتا ہے رب بما اغویتنی اور کہتا ہے رب فانظرنی الی یوم یبعثون اور آدم کہتے ہیں ربنا ظلمنا انفسنا۔

(امام محمدی، ص ۵۹)

جواب:

اس قول کی سند میں ایک راوی محبوب بن موسیٰ انطاکی ہے، اس کے متعلق امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس کی حکایات کی طرف توجہ نہ کی جائے سوائے اس کی کتاب کے اور اس کی سند میں دوسرا راوی ابو اسحاق فزاری ہے اور وہ منکر الحدیث ہے۔

(حاشیہ تاریخ بغداد، ج ۱۳، ص ۳۷۶)

ابن سعد نے کہا ثقہ فاضل ہے لیکن اس کی حدیث میں بہت زیادہ غلطی ہوتی ہے۔

(تہذیب التہذیب، ج ۱، ص ۹۹)

شق ب کا جواب:

اس کی سند میں عبداللہ بن جعفر بن درستویہ ہے، جو دراہم لے کر ہر طرح کی روایت بیان

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کر دیتا تھا۔ تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔

پھر اس کی سند میں دوسرا راوی فزاری ہے یہ بھی درست نہیں۔

اعتراض نمبر ۱۰:

ایک مرتبہ امام صاحب نے دیکھا کہ ایک شرابی کھڑے کھڑے پیشاب کر رہا ہے فرمانے لگے کاش کہ تو بیٹھ کر پیشاب کرتا اس نے آپ کی طرف دیکھا اور کہا کہ اے مرجیہ تو ہی میرے پاس سے نہ گزرتا آپ فرمانے لگے کیا تمہاری جانب سے یہی میرا بدلہ ہے جب کہ میں نے تمہارے ایمان کو جبریل کے ایمان کے برابر کر دیا۔ (امام محمدی، ص ۵۹)

جواب:

اس قول کی سند میں واقع معبد بن جمعۃ الرویانی ہے جس کو ابوزرعہ الکشی نے جھوٹا کہا ہے۔ (حاشیہ تاریخ بغداد، ج ۱۳، ص ۳۷۷)

اعتراض نمبر ۱۱:

قاسم بن حبیب کہتے ہیں میں نے اپنی جوتیاں کنکریوں میں رکھی اور امام صاحب سے کہا کہ ایک شخص مرتے دم تک ان جوتیوں کی نماز پڑھتا رہا۔ مگر اللہ تعالیٰ کو دل سے پہچانتا رہا کیا وہ بھی ایمان دار ہے؟ آپ نے جواب دیا ہاں وہ بھی مومن ہے۔ میں نے کہا اب میں آپ سے ہرگز ہرگز کبھی بھی بات چیت نہیں کروں گا۔ (امام محمدی، ص ۵۹، ۶۰)

جواب:

ایسی بات تو ایک عام شخص بھی نہیں کہہ سکتا چہ جائیکہ امام اعظم کی طرف اس کی نسبت کی جائے یقیناً یہ حاسدین کے حسد کا کرشمہ ہے اور امام اعظم ابوحنیفہ اس سے بری ہیں، آپ کی کتاب فقہ اکبر ہی ان کی تردید کے لیے کافی ہے، پھر اس قول کی سند میں واقع قاسم بن حبیب ہے، ابوحاتم نے کتاب الجرح والتعدیل میں اس کے متعلق نقل کیا ہے، کہ ابن معین

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نے کہا"لاشی" یہ کچھ بھی نہیں ہے۔(کتاب الرد علی الخطیب لابن نجار،ص ۱۰۸)

اعتراض نمبر۱۲:

حضرت سفیان ثوری، حضرت شریک، حضرت حسن بن صالح، حضرت ابن ابی لیلیٰ جمع ہوتے ہیں اور امام صاحب کو بھی بلاتے ہیں وہ تشریف لائے تو ان سے پوچھا کہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ جس نے اپنے باپ کو قتل کر دیا، اپنی ماں سے نکاح کر لیا اور اپنے باپ کے سر کے کاسہ میں شراب پی، آپ نے فرمایا وہ مومن ہے۔ یہ سنتے ہی امام ابن ابی لیلیٰ فرمانے لگے میں تیری شہادت کبھی بھی قبول نہ کروں گا، امام سفیان فرمانے لگے میں تجھ سے کبھی نہ بولوں گا حضرت امام شریک نے کہا اگر میرا بس چلتا تو تیری گردن مار دیتا امام حسن بن صالح نے فرمایا میں تیری شکل بھی کبھی نہ دیکھوں گا۔(امام محمدی، ص ۶۰)

جواب:

یہ سب کچھ وکیع بن جراح سے بیان کیا گیا ہے حالانکہ خود خطیب کو اعتراف ہے کہ وکیع امام ابوحنیفہ سے کثیر السماع ہے اور وکیع قول امام پر فتوی دیتے تھے جیسا کہ امام ذہبی نے بھی یہ بات تذکرۃ الحفاظ میں نقل کی ہے، تو جس شخص کو اپنے امام پر اتنا زیادہ اعتماد ہو وہ کس طرح اپنے امام کی طرف ایسی باتوں کی نسبت کر سکتا ہے، بس یہ حاسدین کے حسد کا کرشمہ ہے اور ضعیف روات کی کارروائی ہے کہ ایسی باتیں حضرت امام ابوحنیفہ کی طرف منسوب کر دیں،

پھر اس قول کی سند میں ایک راوی محمد بن جعفر الادمی ہے اس کے متعلق ابن ابی الفوارس نے کہا جو کچھ اس نے بیان کیا ہے وہ خلط ہو گیا ہے (یعنی صحیح، غلط سب مکس ہو گیا) دوسرا راوی احمد بن عبید، وہ منکر روایات بیان کرنے والا ہے۔ ذہبی نے کہا عمدہ نہیں ہے۔

(حاشیہ تاریخ بغداد، ج ۱۳، ص ۳۷۷)

پھر اس واقعہ میں شریک کا نام ہے جو کہ خود خطیب کے نزدیک متکلم فیہ ہے، واقعہ میں ابن ابی لیلیٰ ہے وہ بھی خطیب کے نزدیک متکلم فیہ ہے، واقعہ میں تیسرا شخص حسن بن صالح

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ہے وہ بھی خطیب کے نزدیک متکلم فیہ ہے۔ایسی روایت سے امام ابوحنیفہ پر تنقید کرنا عقل کا جنازہ نکالنا ہے۔

اعتراض نمبر۱۳:

حماد بن زید کہتے ہیں میں امام صاحب کے پاس گیا آپ نے سعید بن جبیر کا ذکر کیا اور انہیں مرجیہ کہا میں نے کہا حضرت آپ سے یہ کس نے کہا، کہا سالم افطس نے، میں نے کہا سالم افطس تو خود مرجیہ تھا سنئے مجھ سے ایوب نے کہا کہ مجھے سعید بن جبیر نے طلق کے پاس بیٹھا دیکھا تو مجھے منع فرما دیا۔اس لئے کہ طلق مرجیہ کا خیال رکھتے تھے ایک شخص نے کہا امام صاحب طلق کی بابت آپ کی کیا رائے ہے آپ نے جواب نہ دیا، اس نے پھر پوچھا آپ نے پھر منہ پھیر لیا پھر کہا وہ عدل دیکھتا تھا۔(امام محمدی ص ۶۰)

جواب:

اس قول کی سند میں عبداللہ بن جعفر بن درستوریہ ہے جو کہ درہم و دینار کے بدلے ہر طرح کی روایت بنانے کے لیے تیار ہو جاتا تھا جیسا کہ گزشتہ صفحات میں اس کی تفصیل مذکور ہے، پس لائق التفات نہیں۔

دوسرا راوی محمد بن موسیٰ البربری ہے، خود خطیب نے اس کے ترجمہ میں کہا کہ

"کان لا یحفظ الاحدیثین حدیث الطیر وحدیث تقتل عماراً الفئة الباغیة و معلوم ان حدیث الطیر موضوع"

(کتاب الرد علی الخطیب لابن نجار، ص ۱۰۸)

یعنی محمد بن موسی البربری کے متعلق خطیب نے کہا کہ اس کو صرف دو حدیثیں یاد تھیں ایک حدیث طیر اور ایک حدیث عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کہ ان کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا، ابن نجار فرماتے ہیں کہ یہ بات معلوم ہے کہ حدیث طیر من گھڑت ہے۔یعنی یہ شخص من گھڑت روایات بیان کرنے سے بھی گریز نہیں کرتا تھا اور حافظ بھی نہیں تھا، تو جو شخص جھوٹی روایت

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بیان کرنے سے بھی اجتناب نہیں کرتا وہ اگر امام ابوحنیفہ کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کر دے تو اس پر کیا افسوس ہے۔

اعتراض نمبر ۱۴:

ابو مسہر کہتے ہیں ابوحنیفہ مرجیہ کے سردار تھے۔ (امام محمدی، ص ۶۰)

جواب:

مرجی ہونا حضرت امام اعظم ابوحنیفہ پر صرف بہتان ہے جس کی تردید کے لیے حضرت امام صاحب کی کتاب فقہ اکبر ہی کافی ہے، جس میں آپ نے اہل سنت والجماعت کے عقائد بیان کئے ہیں اور مرجیہ معتزلہ وغیرہ کی تردید ہے۔ اور خود ابو مسہر بدعقیدہ تھا، جیسا کہ تہذیب التہذیب، ج ۳، ص ۳۱۴ پر مذکور ہے کہ ابو مسہر قرآن مجید کو مخلوق کہتا تھا۔

اور قرآن مجید کو مخلوق کہنا کفر ہے، بس اس جیسے بدعقیدہ لوگوں نے حضرت امام اعظیم ابوحنیفہ کو بدنام کرنے کے لیے ایسی گھٹیا باتوں کی حضرت امام صاحب کی طرف نسبت کر دی ہے۔

اعتراض نمبر ۱۵:

یزید مقری کہتے ہیں مجھے بھی انہوں نے مرجیہ بننے کو کہا تھا، اور ان کی اس دعوت کو میں نے رد کر دیا۔ (امام محمدی، ص ۶۰)

جواب:

امام صاحب کی طرف ارجاء کی نسبت کرنا غلط ہے۔ جب کہ ارجاء کے رد کے لیے امام صاحب کی کتاب فقہ اکبر ہی کافی ہے، جس میں آپ نے اہل سنت والجماعت کے عقائد بیان کیے ہیں اور بدعقیدہ لوگوں کی تردید کی ہے، پس یہ آپ پر محض بہتان ہے۔ پھر اس قول کی سند میں ایک راوی حسن بن حسین بن عباس النعالی واقع ہے جو کہ خطیب کا شیخ ہے اور یہ ابن دوما کے لقب سے پہچانا جاتا ہے۔ خود خطیب نے اس کے ترجمہ میں بیان کیا ہے کہ یہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کثیر السماع ہے مگر اس نے اپنے امر کو فاسد کر لیا ہے اس لیے جو چیزیں اس نے نہیں سنی وہ بھی سماع میں ملا لی ہیں اس لیے اس کا کام فاسد ہو گیا ہے۔ (کتاب الرد علی الخطیب لابن نجار، ص ۱۰۹)

اس قول کی سند میں دوسرا راوی عبداللہ بن یزید المقری ابوعبدالرحمٰن ہے یہ اگرچہ ثقہ ہے تاہم ابن ابی حاتم نے کہا کہ میرے باپ سے سوال کیا گیا اس کے متعلق تو کہا کہ ثقہ ہے کہا گیا کیا حجت بھی ہے تو کہا کہ جب اس سے مالک اور یحییٰ بن ابی کثیر اور اسامہ روایت کریں تو یہ حجت ہے۔

تو اس سند میں اس سے مذکورہ حضرات میں سے کسی نے بھی روایت نہیں کی جس سے واضح ہو گیا کہ یہ روایت میں حجت نہیں ہے۔ نیز خطیب نے خود اپنی تاریخ کی ج ۱۳، ص ۳۴۵ پر بشر بن موسیٰ سے روایت کیا ہے کہ ہمیں ابوعبدالرحمٰن المقری نے بیان کیا اور وہ جب ابوحنیفہ سے روایت کرتے تو اس طرح کہا کرتے تھے کہ ہم سے شہنشاہ نے روایت بیان کی ہے۔

(تاریخ بغداد ج ۱۳، ص ۳۴۵، تبیض الصحیفہ، ص ۱۱۴)

نیز امام ابن عبدالبر نے اپنی کتاب الانتقاء میں حضرت امام ابوحنیفہ کے ماذحین کی فہرست دی ہے جو کہ ص ۱۹۳ تا ۱۹۵ تک ہے اس میں یہ عبداللہ بن یزید المقری بھی ہے۔

اعتراض نمبر ۱۶:

ابن المبارک سے کسی نے پوچھا کہ ابوحنیفہ میں کچھ بھی بدعت تھی کہا ہاں، مرجیہ پن۔

(امام محمدی، ص ۶۰)

جواب:

اس قول کی سند میں واقع عبداللہ بن جعفر بن درستویہ ہے جس کا مفصل حال گزشتہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

خ ت یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ شخص دراہم کے بدلے سب کچھ بیان کر دیتا تھا، ایسے شخص کا کیا اعتبار ہے، جبکہ حضرت عبداللہ بن مبارک حضرت امام ابوحنیفہ کے اجل تلامذہ میں سے ہیں اور آپ کی تعریف کرنے والوں میں سے ہیں دیکھئے حضرت امام ابن عبدالبر کی کتاب الانتقاء، ص ۱۹۳ تا ۱۹۵ جبکہ خطیب نے خود حضرت عبداللہ بن مبارک سے حضرت امام صاحب کی تعریف بیان کی ہے، عبداللہ بن مبارک نے فرمایا کہ ابوحنیفہ آیت ہے (یعنی نشانی ہے) کہنے والے نے کہا کیا شر کی نشانی ہے فرمایا اے کہنے والے خاموش رہ، وہ خیر کی نشانی ہیں۔ (تاریخ بغداد ج ۱۳، ص ۳۳۶)

حضرت عبداللہ بن مبارک نے فرمایا کہ "لولا ان اللہ اغاثنی بأبی حنیفه و سفیان، کنت کسائر الناس" یعنی اگر اللہ تعالیٰ امام ابوحنیفہ اور امام سفیان ثوری کے ذریعے میری مدد نہ کرتا تو میں بھی عام لوگوں کی طرح ہی ہوتا۔

نیز حضرت عبداللہ بن مبارک نے فرمایا کہ "واما افقه الناس فأبو حنیفة ثم قال ما رأیت فی الفقه مثله" کہ ابوحنیفہ سب سے بڑے فقیہ ہیں، پھر فرمایا کہ میں نے فقہ میں اس کی مثل نہیں دیکھا۔ (تاریخ بغداد، ج ۱۳، ص ۳۴۳)

نیز عبداللہ بن مبارک نے فرمایا کہ "اذا اجتمع السفیان وابو حنیفة فمن یقوم لهما علی فقیها" جب سفیان اور ابوحنیفہ کسی فتویٰ پر جمع ہو جائیں تو کون ان کے سامنے کھڑا ہو سکتا ہے پھر فرمایا "اذا اجتمع هذان علی شی فذاک قوی یعنی الثوری وابا حنیفه" جس چیز پر سفیان ثوری اور ابوحنیفہ جمع ہو جائیں وہ چیز قوی ہوتی ہے نیز فرمایا کہ اگر کسی کو رائے سے کہنا لائق ہے تو ابوحنیفہ کی رائے زیادہ لائق ہے۔"

(تاریخ بغداد، ج ۱۳، ص ۳۴۳)

منصور بن ہاشم کہتے ہیں کہ ہم قادسیہ میں ابن مبارک کے ساتھ تھے کہ ایک آدمی آیا اس

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نے امام ابوحنیفہ پر اعتراض کیا تو حضرت ابن مبارک نے فرمایا کہ کیا تو ایسے آدمی پر اعتراض کرتا ہے، جس نے پینتالیس سال ایک وضو سے پانچ نمازیں ادا کی ہیں اور دو رکعتوں میں قرآن مجید ختم کرتے تھے اور جو فقہ میرے پاس ہے وہ میں نے امام ابوحنیفہ سے ہی سیکھی ہیں۔ (تاریخ بغداد ج ۱۳، ص ۳۵۵)

نیز عبداللہ بن مبارک نے فرمایا "ما رأیت احدا اورع من ابی حنیفه" میں نے امام ابوحنیفہ سے بڑا کوئی پرہیز گار نہیں دیکھا۔ (تاریخ بغداد ج ۱۳، ص ۳۵۹)

مذکورہ بالا سطور سے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ حضرت عبداللہ مبارک حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کے زبردست مداح تھے اور خاص تلامذہ میں سے ہیں اور یہ سب کچھ خود خطیب نے ہی روایت کیا ہے۔

اعتراض نمبر ۱۷:

امام ابو یوسف سے پوچھا جاتا ہے کہ کیا امام ابوحنیفہ مرجیہ تھے کہا ہاں۔ سوال ہوا کیا وہ جہمیہ تھے کہا ہاں کہا پھر تم اپنی بابت کہو کہا امام صاحب ایک مدرس تھے ان کی اچھی باتیں ہم لیتے تھے اور خلاف شرع باتیں چھوڑ دیا کرتے تھے۔ (امام محمدی، ص ۶۰)

جواب:

اس اعتراض کے رد کے لیے امام اعظم ابوحنیفہ کی کتاب فقہ اکبر ہی کافی ہے نیز امام ابو جعفر طحاوی عقیدۃ الطحاویہ بھی اس کی تردید کے لیے کافی ہے۔ نیز علامہ ابن نجار فرماتے ہیں

هذا لا یصح عن ابی یوسف (کتاب الرد علی الخطیب لابن نجار، ۱۰۹)

یہ بات ابو یوسف کی طرف سے صحیح ثابت نہیں ہے۔

نیز خود خطیب نے اس کی تردید میں روایت کیا ہے کہ ابو یوسف نے فرمایا کہ امام ابوحنیفہ نے فرمایا کہ سب لوگوں میں سب سے زیادہ شریر، جہمیہ اور مشبہ ہیں، نیز عبدالحمید حمانی نے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

امام ابوحنیفہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ جہم بن صفوان کافر ہے۔(تاریخ بغداد ج ۱۳،ص ۳۸۲)

ان روایات میں امام ابوحنیفہ نے خود بھی جہمی فرقہ والوں کو کافر کہا ہے، واضح ہو گیا کہ امام صاحب کو جہمی کہنا بھی آپ پر بہتان ہے، جبکہ امام قاضی القضاۃ ابو یوسف حضرت امام ابوحنیفہ کے اخص تلامذہ میں سے ہیں اور آپ کے زبردست مداح، خود خطیب نے ہی قاضی ابو یوسف سے روایت کیا ہے کہ قاضی ابو یوسف نے فرمایا "ما رأیت احد المعلم بتفسیر الحدیث ومواضع النکت التی فیه من الفقه من ابی حنیفة" کہ امام ابوحنیفہ سے زیادہ بڑا حدیث کی تشریح جاننے والا و باریک نکات فقہ کے حوالے سے جاننے والا میں نے نہیں دیکھا۔ نیز قاضی ابو یوسف نے فرمایا کہ جب بھی کسی مسئلہ میں میں نے امام صاحب کی مخالفت کی ہے تو غور و فکر کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ آخرت کے اعتبار سے آپ کا مذہب ہی زیادہ نجات دینے والا ہے اور امام ابوحنیفہ حدیث صحیح کی مجھ سے زیادہ بصیرت رکھنے والے ہیں نیز قاضی ابو یوسف نے فرمایا کہ "انی لادعو لابی حنیفة قبل ابوی" کہ میں رحمت کی دعا پہلے امام ابوحنیفہ کے لیے کرتا ہوں بعد میں اپنے ماں باپ کے لیے کرتا ہوں۔
(تاریخ بغداد، ج ۱۳،ص ۳۴۰)

نیز امام ابن عبدالبر نے بھی الانتقاء میں امام قاضی القضاۃ ابو یوسف کو حضرت امام صاحب کے مداحین میں سے شمار کیا ہے۔

اعتراض نمبر ۱۸:

سعید کہتے ہیں میں امیر المومنین موسیٰ کے پاس جرجان میں تھا ہمارے ساتھ امام صاحب کے شاگرد رشید قاضی ابو یوسف بھی تھے میں نے ان سے امام ابوحنیفہ کے بارے میں دریافت کیا تو کہنے لگے تم انہیں کیا کرو گے وہ تو جہمیہ ہو کر مرے ہیں۔(امام محمدی، ص ۶۰)

جواب:

اس قول کی سند میں ایک راوی ہثیم بن خلف الدوری ہے اور اس کے متعلق الاسماعیلی اپنی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

صحیح میں نقل کرتے ہیں کہ وہ خطاء پر اصرار کرتا تھا۔ دوسرا راوی محمد بن سعید ہے اور وہ ابن سلم البا ہلی ہے اس کے بارے میں حافظ ابن حجر عسقلانی نے تعجیل المنفعہ میں کہا ہے کہ وہ منکر الحدیث اور مضطرب ہے ابو حاتم رازی نے اس کو ترک کر دیا تھا اور ابو زرعہ نے کہا کمزور اور کہا کہ وہ لیس بشئی ہے اور یہ قول اس روایت کے بھی خلاف ہے جس میں آتا ہے کہ ابو حنیفہ نے جہم بن صفوان کے باطل مذہب کا رد کیا ہے۔ (تانیب الخطیب)

اعتراض نمبر ۱۹:

امام صاحب کا قول ہے کہ جب جہم بن صفوان کی عورت ہمارے یہاں آئی تو ہم نے دیکھا ہے اسے اپنی عورتوں سے ملاقات کرائی ہے۔ (امام محمدی، ص ۶۱)

جواب:

اس قول کی سند میں ایک راوی زنبور ہے جو متروک ہے جیسا کہ امام ابو حاتم نے فرمایا ہے اور امام بخاری نے فرمایا ذاھب الحدیث ہے نسائی نے کہا ثقہ نہیں ہے، احمد بن سنان نے کہا جہمی ہے۔ (حاشیہ تاریخ بغداد ج ۱۳، ص ۳۸۱ تفصیل تانیب الخطیب میں دیکھیں)

اعتراض نمبر ۲۰:

جہم کی لونڈی جب خراسان آئی تو کوفے میں اس کے اونٹ کی نکیل لئے ہوئے امام ابو حنیفہ چلتے تھے۔ (امام محمدی ص ۶۱)

جواب:

علامہ کوثری فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ اس حکایت میں امام ابو حنیفہ سے روایت کرنے والا ابو الاخنس الکنانی کتنا غفلت کا شکار آدمی ہے جو جانتا ہی نہیں کہ اس نے ابو حنیفہ کو خود دیکھا تھا یا اس واقعہ کو دیکھنے والے سے سنا تھا۔ جب خود راوی کو ہی شک ہے۔

تو پھر بات یقیناً ثابت نہیں ہے، نیز اسی روایت کے نیچے خود خطیب نے امام ابو یوسف

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سے روایت کی ہے کہ ابوحنیفہ جہم کی مذمت کرتے تھے اور اس کے عیب بیان کرتے تھے نیز اسی روایت کے نیچے روایت ہے کہ امام ابوحنیفہ نے جہم کو کافر قرار دیا ہے (یہ دونوں روایتیں آگے آرہی ہیں) نیز ان حوالہ جات کی تردید کے لیے امام صاحب کی کتاب فقہ اکبر اور امام ابوجعفر طحاوی کی کتاب عقیدۃ الطحاویہ ہی کافی ہے۔

اعتراض نمبر ۲۱:

امام ابو یوسف سے یہ بھی مروی ہے کہ امام صاحب جہم کی مذمت کیا کرتے تھے اور اس کے اقوال پر عیب گیری کرتے تھے، فرماتے تھے خراسان میں دو قسم کے لوگ بدترین لوگ ہیں جہمیہ اور مشبہ اور کبھی کہتے تھے مقابلیہ۔ حمانی اپنے باپ کی روایت سے نقل کرتے ہیں کہ امام صاحب جہم بن صفوان کو کافر کہتے تھے۔

''ہم بھی بلاشک یہ کہتے ہیں کہ امام صاحب معتزلہ کا وعید کے بارے میں خلاف کرتے تھے اس لیے کہ وہ مرجیہ تھے اور خلق افعال کا بھی انکار کرتے تھے اس لیے کہ وہ تقدیر کے مثبت تھے۔'' (امام محمدی، ص ۶۱)

جواب:

اس اعتراض میں خطیب نے امام صاحب کو مرجیہ کہا ہے جو بالکل غلط ہے۔ علامہ کوثری فرماتے ہیں:

''میں کہتا ہوں کہ بے شک ابوحنیفہ اس کے قائل نہیں ہیں کہ ایمان کی موجودگی میں کوئی گناہ نقصان نہیں دیتا کہ ان کو مرجیہ میں شمار کیا جائے اور پہلے ابوالولید الباجی کے حوالہ سے گزر چکا ہے کہ ابوحنیفہ کا عبادت میں انتہا درجہ کو پہنچا ہوا ہونا تواتر سے ثابت ہے تو خطیب کے لئے کیسے گنجائش نکلتی ہے کہ وہ اپنے کلام کی ابتدا میں یقین کے ساتھ کہے کہ وہ بے شک مرجی تھے۔''

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

آگے مزید فرماتے ہیں:

''اور ابو حنیفہ گنہگار مؤمن کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں اگر چاہے گا تو اس کو عذاب دے گا اور اگر چاہے گا تو بخش دے گا اور اسی وجہ سے خوارج اور ان کے پیروکار ان کی طرف ارجاء کی نسبت کرتے ہیں۔ بے شک ابو حنیفہ کی قدریہ کے رد میں ایک کتاب ہے جس کا نام الفقہ الاکبر ہے اور ان کا ایک رسالہ ہے جو انہوں نے اہل سنت کے نظریہ کی تائید میں لکھوایا تھا۔ (خلاصہ تانیب الخطیب)

اعتراض نمبر ۲۲:

امام صاحب فرماتے ہیں جب قدریہ فرقہ سے تم گفتگو کرو تو ایک بات ایسی میں بتاتا ہوں کہ یا تو وہ خاموش ہو جائے اور ہار جائے یا کافر ہو جائے۔ اس سے پوچھا جائے کہ اللہ تعالیٰ چیزوں کو پیدا کرنے سے پہلے یہ جانتا تھا کہ یہ چیز ایسی ہوگی یا نہیں جانتا تھا؟ اگر وہ انکار کرے تو صریح کفر ہے اور اگر اقرار کرے تو پوچھا جائے کہ کیا وہ اپنے علم کے مطابق ہونا چاہتا تھا یا خلاف علم۔ اگر علم کے مطابق وہ کہے تو ثابت ہو گیا کہ مومن سے اس کا ارادہ ایمان کا تھا اور کافر سے کفر کا اور اگر کہے کہ اس کا ارادہ اپنے علم کے خلاف ہونے کا تھا تو اس نے اپنے رب کو تمنا کرنے والا اور حسرت وافسوس کرنے والا ٹھہرایا اس لئے کہ جو شخص جانتا ہو کہ یہ نہ ہوگا اور اس کا نہ ہونا چاہے یا جانتا ہو کہ یہ ہوگا اور اس کا نہ ہونا چاہے تو وہ تمنا کرنے والا اور حسرت وافسوس کرنے والا ہوا۔ اور جو شخص اپنے رب کو تمنائیں اور حسرت وافسوس کرنے والا جانے وہ کافر ہے۔ (امام محمدی، ص ۶۱، ۶۲)

جواب:

اس میں اعتراض والی کوئی بات نہیں بلکہ قدریہ سے بات کرنے کا طریقہ بتایا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ قدریہ کے خلاف تھے اگر آپ خود قدری ہوتے تو ایسی بات کی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تعلیم نہ دیتے۔

اعتراض نمبر۲۳:

یحییٰ بن نصر فرماتے ہیں:

امام ابوحنیفہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو فضیلت دیتے تھے اور حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ سے محبت رکھتے تھے، تقدیر پر ایمان رکھتے تھے، تقدیر کے مسائل میں کلام نہ کرتے تھے، جرابوں پر مسح جائز جانتے تھے اور اپنے زمانے کے بڑے عالم اور بہت بڑے پرہیزگار تھے۔ (امام محمدی، ص۶۲)

جواب:

اس میں اعتراض والی کوئی بات نہیں ہے۔

اعتراض نمبر۲۴:

خلق قرآن کے مسئلہ میں امام صاحب کا قول

کہا گیا ہے کہ امام صاحب خلق قرآن کے قائل نہ تھے اور مشہور یہ ہے کہ وہ اس کے قائل تھے لیکن توبہ کرائے گئے تھے وہ روایتیں ملاحظہ ہوں جس میں امام صاحب سے خلق قرآن کی نفی وارد ہے۔

حکم بن بشیر کہتے ہیں کہ حضرت سفیان بن سعید ثوری اور حضرت نعمان بن ثابت کا قول ہے کہ قرآن کلام اللہ ہے غیر مخلوق ہے۔ (امام محمدی، ص۶۲)

جواب:

حکم بن بشیر کا یہ قول تو امام صاحب کے حق میں ہے کہ امام ابوحنیفہ اور امام سفیان ثوری دونوں قرآن کو غیر مخلوق مانتے تھے۔ رہی خلق قرآن سے توبہ کرنے والی بات تو یہ درست نہیں

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اعتراض نمبر۲۵:

ابو یوسف فرماتے ہیں میں نے امام صاحب سے چھ مہینے تک مناظرہ کیا یہاں تک کہ وہ اس بات کے قائل ہو گئے کہ جو قرآن کو مخلوق کہے وہ کافر ہے۔(امام محمدی،ص۶۲)

جواب:

اس قول میں بھی امام صاحب پر اعتراض والی کوئی بات نہیں زیادہ سے زیادہ یہ بات نکل سکتی ہے کہ پہلے آپ ایسے شخص کو کافر کہنے میں توقف فرماتے ہوں گے امام ابو یوسف سے گفتگو کرنے کے بعد کافر کہنے کا قول فرمایا ہوگا۔

جیسا کہ تاریخ بغداد میں ہے کہ امام ابوحنیفہ نے فرمایا"من قال القرآن مخلوق فهو كافر" کہ جس نے قرآن مجید کو مخلوق کہا وہ کافر ہے۔(تاریخ بغداد،ج۱۳،ص۳۸۳)

اعتراض نمبر۲۶:

امام صاحب فرماتے ہیں کہ قرآن کو مخلوق کہنے والا بدعتی ہے اس کی نہ بات مانی جائے اور نہ اس کی اقتدا میں نماز پڑھی جائے۔(امام محمدی،ص۶۲)

جواب:

اس قول میں بھی کوئی اعتراض والی بات نہیں ہے بلکہ امام صاحب کے حق میں ہے کہ امام ابوحنیفہ نے فرمایا جو قرآن مجید کو مخلوق کہے وہ بدعتی ہے کسی کو اس بدعتی جیسا قول نہیں کہنا چاہئے اور نہ کسی کو اس بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنی چاہیے۔(تاریخ بغداد،ج۱۳،ص۳۸۴)

اعتراض نمبر۲۷:

ابن مبارک جب امام صاحب کے پاس آتے ہیں تو آپ پوچھتے ہیں تم میں یہ بیماری کیا پھیل پڑی ہے؟ جہم کیا کہتا ہے؟ کہا وہ کہتا ہے کہ قرآن مخلوق ہے آپ نے فرمایا(كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا) بڑی بری بات ہے جو ان کے منہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سے سے نکلتی ہے یقیناً وہ جھوٹ کہتے ہیں۔(امام محمدی ص ۶۲)

جواب:

یہ قول بھی امام صاحب کے حق میں ہے کیونکہ جس نے قرآن مجید کو مخلوق کہا امام ابوحنیفہ نے اس کو کذاب یعنی جھوٹا قرار دیا ہے۔(تاریخ بغداد، ج ۱۳، ص ۳۸۴)

اعتراض نمبر ۲۸:

ابوعبداللہ احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک یہ بات صحیح نہیں ہے کہ ابوحنیفہ خلق قرآن کے قائل تھے۔(امام محمدی، ص ۶۲)

جواب:

اس میں اعتراض والی کوئی بات نہیں ہے۔

اعتراض نمبر ۲۹:

ابوسلیمان جوزجانی اور معلّٰی بن منصور رازی کہتے ہیں امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف، امام زفر، امام محمد اور ان کے ساتھیوں میں سے کسی نے قرآن کو مخلوق نہیں کہا یہ تو بشر مریسی اور ابن ابی داؤد کا قول ہے اور ان لوگوں نے اصحاب ابوحنیفہ کو بدنام کیا ہے۔
(امام محمدی، ص ۶۲، ۶۳)

جواب:

یہ قول بھی امام صاحب کے حق میں ہے اس میں تو یہ بیان کیا گیا ہے کہ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف، امام زفر، امام محمد میں سے کسی نے بھی قرآن کو مخلوق نہیں کہا۔
(تاریخ بغداد، ج ۱۳، ص ۳۸۴)

مذکورہ بالا روایات سے واضح ہو رہا ہے کہ حضرت امام اعظم کی طرف جھمیت یا قدری ہونے کی نسبت یا قرآن مجید کو مخلوق کہنے کی نسبت یہ سب روایات باطل جھوٹی ہیں، امام اعظم ابوحنیفہ اور ان کے تلامذہ ہر بدعقیدگی سے بری الذمہ ہیں اور اہل سنت والجماعت کے مسلم پیشوا و مقتدا ہیں۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اعتراض نمبر۳۰:

ان لوگوں کا بیان جو کہتے ہیں کہ امام صاحب قرآن کو مخلوق کہتے ہیں

امام ابو یوسف، شاگرد رشید امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں سب سے پہلے جس نے قرآن کو مخلوق کہا وہ ابو حنیفہ ہیں۔ (امام محمدی، ص ۶۳)

جواب:

اس قول کی سند میں محمد بن عباس الخزاز ہے گزشتہ صفحات میں اس کا ضعیف ہونا بیان ہو چکا ہے۔ اور یہ بھی پہلے گزر چکا ہے کہ امام ابو حنیفہ نے تو ایسے شخص کو جو قرآن مجید کہ مخلوق کہے بدعتی کافر قرار دیا ہے۔ لہٰذا یہ سب امام ابو حنیفہ پر بہتان ہیں۔

اعتراض نمبر۳۱:

سلمہ بن عمرو قاضی نے منبر پر اپنے بیان میں کہا اللہ تعالیٰ ابو حنیفہ پر رحم نہ کرے اسی شخص نے سب سے پہلے قرآن کو مخلوق کہا۔ (امام محمدی، ص ۶۳)

جواب:

اس قول کی سند میں ایک راوی ابو مسہر ہے۔ اس نے امام ابو حنیفہ کی طرف قرآن مجید کو مخلوق کہنے کی نسبت کی ہے جو محض کذب بیانی ہے۔ نیز ابو مسہر خود قرآن مجید کو مخلوق کہتا تھا۔ (تہذیب التہذیب، ج ۳، ص ۳۱۴)

اعتراض نمبر۳۲:

ابو یوسف قاضی سے حسن بن ابی مالک پوچھتے ہیں امام ابو حنیفہ قرآن کے بارے میں کیا کہتے تھے، کہا وہ کہتے تھے کہ قرآن مخلوق ہے پوچھا جاتا ہے پھر آپ کیا کہتے ہیں کہا میں نہیں کہتا ابو القاسم کہتے ہیں جب میں نے اس واقعہ کا ذکر قاضی برقی سے کیا تو وہ کہنے لگے ابو

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

الحسن بھی اس کے قائل تھے ابوالحسن بھی یہی کہتے تھے یعنی حسن بن ابی مالک، میں نے پھر کہا کیا ابوحنیفہ کا قول یہی ہے کہا ہاں وہ بھی اس نامبارک قول کے قائل ہیں۔

(امام محمدی، ص ۶۳)

جواب:

اس قول کی سند میں واقع، ابوالقاسم عبداللہ بن محمد بغوی ہے ان کے متعلق ابن عدی نے کہا "**الناس اهل العلم والمشائخ مجمعون على ضعفه**" اہل علم حضرات ان کے ضعف پر متفق ہیں۔

(حاشیہ تاریخ بغداد، ج ۱۳، ص ۳۵۵، کتاب الرد علی الخطیب لابن نجار، ص ۱۰۹)

اعتراض نمبر ۳۳:

ایک مرتبہ لوگ امام ابو یوسف سے کہتے ہیں کہ آپ امام ابوحنیفہ کی روایتیں ہمیں کیوں نہیں سناتے، کہا تم ان کی روایتوں کو کیا کرو گے وہ تو انتقال کے وقت قرآن کے مخلوق ہونے کے قائل ہو گئے تھے۔ (امام محمدی، ص ۶۳)

جواب:

اس قول کی سند میں پھر امام ابو یوسف کی زبانی امام ابوحنیفہ کی طرف قرآن مجید کو مخلوق کہنے کی نسبت کی گئی ہے، گزشتہ سطور میں اس کا مفصل رد گزر چکا ہے۔ اس قول کی سند میں واقع ایک راوی عمر بن حسن قاضی الاشنانی ہے، خطیب نے اس کے ترجمہ میں کہا ابوعبدالرحمٰن مسلمی نے امام دارقطنی سے اس کے متعلق پوچھا تو دارقطنی نے کہا، یہ ضعیف ہے اور محدثین نے اس میں کلام کیا ہے۔ (کتاب الرد علی الخطیب لابن نجار، ص ۱۱۰)

اعتراض نمبر ۳۴:

یحییٰ بن عبدالحمید کہتے ہیں میں نے دس ثقہ لوگوں سے سنا ہے وہ کہہ رہے تھے کہ ہم نے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سنا ہے کہ ابوحنیفہ خلق قرآن کے قائل تھے۔(امام محمدی، ص ۶۳)

جواب:

گزشتہ سطور میں گزر چکا ہے کہ امام ابوحنیفہ اور آپ کے تلامذہ کرام قرآن مجید کو مخلوق کہنے والے کو کافر کہتے ہیں اور اس کے پیچھے نماز بھی جائز نہیں سمجھتے۔

تو پھر امام صاحب کے خلاف سب افسانے ہیں جو بدعقیدہ لوگوں نے امام کو بدنام کرنے کے لیے پھیلائے ہیں۔

اس قول کی سند میں یحیٰی بن عبدالحمید جو راوی ہے وہ متکلم فیہ ہے یہاں تک کہ بعض محدثین نے اس کو کذاب بھی کہا ہے۔دوسرا راوی ابومسدد قطن بن ابراہیم بن عینی نیشاپوری ہے۔اس نے دباغت کے بارے میں ابراہیم بن طہمان کی حدیث اس سند سے بیان کی عن ایوب عن نافع عن ابن عمر تو اس سے اصل کتاب میں یہ سند دکھانے کا مطالبہ ہوا اس نے جب اصل کتاب دکھائی تو یہ اصل متن میں لکھا ہوا نہیں تھا بلکہ اس نے خود حاشیہ پر اس کو لکھا تھا اس کی یہ حالت دیکھ کر امام نے اس سے روایت لینا چھوڑ دیا حالانکہ امام مسلم اس کی طرف مائل تھے۔عبدالغنی نے کہا کہ نسائی نے اس کو ترک کر دیا تھا اور اس کی روایت قطن بن نسیر العنبری البصری سے بھی بری ہے جس پر ابن عدی نے حدیث چوری کرے گا الزام لگایا تھا۔ (تانیب الخطیب)

پھر یہ بھی چاہیے تھا کہ یحیٰی بن عبدالحمید ان دس کے نام شمار کرتا تا کہ دیکھا جاتا کہ وہ کون ہیں اور کیسے ہیں۔

اعتراض نمبر ۳۵:

ایک مرتبہ امام صاحب عیسیٰ ابن موسیٰ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہنے لگے قرآن مخلوق ہے عیسیٰ نے فرمایا اسے نکال دو اور اگر توبہ نہ کرے تو اس کی گردن مار دو۔

(امام محمدی، ص ۶۳، ۶۴)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جواب:

اس قول کی سند میں عمر بن حسین قاضی الاشنانی ہے اس کو امام دار قطنی اور امام حسن بن محمد خلال نے ضعیف کہا ہے اور دار قطنی سے ایک روایت یہ ہے کہ یہ کذاب ہے۔

(حاشیہ تاریخ بغداد، جلد ۱۳، ص ۳۸۶)

اعتراض نمبر ۳۶:

والی کوفہ عیسیٰ بن موسیٰ عباسی کے دربار میں ابن ابی لیلیٰ اور امام صاحب کی ملاقات ہوتی ہے وہاں کچھ بات چیت ہوتی ہے امام صاحب فرماتے ہیں قرآن مخلوق ہے امیر کوفہ عیسیٰ بہت غصہ ہو کر فرماتے ہیں اسے باہر نکالو اس سے توبہ کراؤ اور اگر توبہ نہ کرے تو اس کی گردن مارو۔ (امام محمدی، ص ۶۴)

جواب:

گزشتہ سطور میں اس مسئلہ کا ابطال بہت واضح ہو چکا ہے وہیں پر دیکھیں۔ نیز اس قول کی سند میں ایک راوی مجہول ہے جس کو ابو محمد شیخ لہ کہا گیا ہے، جب سند میں مجہول راوی ہے تو یہ سند درجہ احتجاج سے ساقط ہوئی۔

اعتراض نمبر ۳۷:

ابن ابی لیلیٰ نے ایک مرتبہ امام صاحب کے پاس آدمی بھیجا کہ آپ قرآن کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہا وہ مخلوق ہے، کہا توبہ کرو ورنہ میں تمہاری گردن ماروں گا۔ دوبارہ پھر بھیجا تو کہنے لگے قرآن کلام اللہ ہے اس پر مشہور ہو گیا کہ آپ نے توبہ کر لی۔

حماد کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ کہا آپ نے یہ کیوں کہا؟ کہا مجھے اپنی جان کا خوف تھا تو میں نے تقیہ کر لیا۔ (امام محمدی، ص ۶۴)

جواب:

اس قول کی سند میں سفیان بن وکیع بن جراح ہے۔ خطیب نے تاریخ میں اور ذہبی نے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

میزان میں کہا کہ امام بخاری نے فرمایا محدثین نے اس میں کلام کیا ہے، امام ابوزرعہ نے کہا یہ کذب کے ساتھ متہم ہے، امام ابواحمد نے کہا یہ تلقین بھی قبول کرتا تھا۔

(حاشیہ تاریخ بغداد، ج ۱۳، ۳۸۷)

امام نسائی نے کہا "لیس شئ" یہ کچھ نہیں ہے۔ ابن حبان نے کہا یہ ترک کا مستحق ہے۔

(کتاب الرد علی الخطیب لابن نجار، ص ۱۱۰)

اعتراض نمبر ۳۸:

حماد بن ابی سلیمان نے ابوحنیفہ سے کہا میں آپ کے قول سے بری الذمہ ہوں ہاں اگر آپ توبہ کرلیں تو اور بات ہے۔ ان کے پاس ابن عیینہ بھی تھے، وہ کہتے ہیں کہ میرے پڑوسی نے مجھے خبر دی کہ ابوحنیفہ نے توبہ کرنے کے بعد بھی خلق قرآن کی طرف مجھے بلایا۔

(امام محمدی، ص ۶۴)

جواب:

اس کی قول سند میں ایک راوی ضرار بن صرد ہے اس کو یحییٰ بن معین جھوٹا کہتے ہیں، امام نسائی نے کہا متروک ہے دارقطنی نے کہا ضعیف ہے۔

دوسرا راوی سلیم بن عیسیٰ المقری ہے، ابن معین نے کہا یہ کچھ نہیں، نسائی نے کہا ثقہ نہیں ہے۔ ذہبی نے اس کا ذکر میزان میں کیا ہے۔ (حاشیہ تاریخ بغداد، ج ۱۳، ص ۳۸۸)

ابوحفص فلاس نے کہا اس کی حدیث ضعیف ہے نسائی نے کہا ثقہ نہیں ہے۔

(کتاب الرد علی الخطیب لابن نجار، ص ۱۱۰)

اعتراض نمبر ۳۹:

امام صاحب فرماتے ہیں میں ایک چوپائے کے ساتھ بھی جو سلوک جائز نہیں جانتا وہ سلوک میرے ساتھ ابن ابی لیلیٰ جائز جانتے ہیں۔ (امام محمدی، ص ۶۴)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جواب:

اس قول میں تو کوئی اعتراض والی بات نہیں ہے۔ بلکہ قاضی ابن ابی لیلیٰ کی امام صاحب شکایت کررہے ہیں کیونکہ ابن ابی لیلیٰ کوفے کے قاضی تھے اور آپ سے عمر میں بڑے تھے۔ آپ کا ان سے اکثر مسائل اجتہادیہ میں اختلاف ہوجایا کرتا تھا۔ بعض دفعہ وہ حکومت وقت کو آپ کی شکایت کردیتے۔ آپ کے شاگرد امام ابو یوسف جو ابن ابی لیلیٰ کے بھی شاگرد تھے۔ انہوں نے اپنے دونوں استادوں کے بعض اختلافی مسائل پر ایک کتاب لکھی ہے۔ جس کا نام اختلاف ابن ابی لیلیٰ وابی حنیفہ ہے مطبوعہ ہے اور عام مل جاتی ہے۔ امام ابو یوسف نے ہر مسئلہ میں بحث ومباحثہ کر کے اپنی تحقیق قرآن وسنت کی روشنی میں جو پیش کی ہے وہ امام ابوحنیفہ کے حق میں جاتی ہے۔

اعتراض نمبر ۴۰:

ابن ابی لیلیٰ یہ اشعار پڑھا کرتے تھے:

إلى شنان المرجئين ورأيهم عمر بن ذروا بن قيس الماصر وعتيبة الدباب لا يرضى به وأبا حنيفة شيخ سوء كافر

میں مرجیہ گروہ کو اور ان کے مذہب کو برا جانتا ہوں جیسے عمر بن ذر اور ابن قیس ماصر اور عتیبہ دباب سے بھی میں خوش نہیں ہوں اور ابوحنیفہ بھی برے اور کافر تھے۔

(امام محمدی، ص ۶۴)

جواب:

مرجیہ کی بحث پہلے کئی جگہ گزر چکی ہے وہاں پر ملاحظہ فرمائیں۔ اور ابن ابی لیلیٰ کی جرح اصول جرح وتعدیل کے مطابق قابل قبول نہیں کیونکہ آپ کا ان کے ساتھ اختلاف مشہور تھا اور اکثر نوک جھوک لگی رہتی تھی، ایسے آدمی کی جرح اپنے مدمقابل کے حق میں قبول نہیں کی جاتی۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اعتراض نمبر۴۱:

حماد بن ابوسلیمان نے سفیان ثوری سے کہا ابوحنیفہ مشرک سے کہہ دو کہ میں اس سے بیزار ہوں جب تک کہ وہ قرآن کو مخلوق کہنے سے رجوع نہ کرے۔ یہی روایت دوسرے طریق سے بھی مروی ہے۔ (امام محمدی، ص ۶۴، ۶۵)

جواب:

اس قول کی سند میں راوی ضرار بن صرد ہے، جو کہ کذاب ہے۔

(حاشیہ تاریخ بغداد، ج ۱۳، ص ۳۸۸)

اعتراض نمبر۴۲:

حماد بن ابوسلیمان کے پاس امام صاحب آتے ہیں، انہیں دیکھتے ہی حضرت حماد کہتے ہیں نہ انہیں مرحبا کہا جائے نہ اہلاً کہا جائے، اگر وہ سلام کریں تو ان کے سلام کا جواب نہ دیا جائے ان کے لئے مجلس میں جگہ نہ دی جائے جب آپ آئے اور بیٹھے اور حماد نے کچھ بیان کیا تو امام صاحب نے اس کی تردید کی حضرت حماد نے ان پر کنکریاں پھینکیں۔

(امام محمدی، ص ۶۵)

جواب:

حماد بن ابی سلیمان حضرت امام ابوحنیفہ کے استاذ مکرم ہیں اور آپ کے مداحین میں سے ہیں دیکھئے امام ابن عبدالبر کی الانتقاء نیز اس قول کی سند اس طرح ہے، عبدالرحمٰن اپنے باپ حکم سے روایت کرتا ہے یا کسی اور سے، جب راوی خود ہی شک میں مبتلا ہے تو ایسی روایت کی حیثیت خود بخود ختم ہو جاتی ہے۔

اعتراض نمبر۴۳:

حضرت شریک سے کہا گیا کہ کیا ابوحنیفہ سے توبہ کرائی گئی؟ کہا واہ، یہ واقعہ تو پردہ نشین عورتیں بھی جانتی ہیں۔ (امام محمدی، ص ۶۵)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جواب:

اس قول کی سند میں قاضی شریک ہے یہ متکلم فیہ ہے، نیز امام ابن عبدالبر نے قاضی شریک کوامام اعظم ابوحنیفہ کے مادحین میں بھی شمار کیا ہے (یعنی تعریف کرنے والوں میں سے)۔(الانتقاءص۱۹۳تا۲۲۹)

اعتراض نمبر۴۴:

اور یہ بھی مروی ہے کہ یوسف بن عمر نے ان سے توبہ کرائی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ توبہ کرنے کے بعد پھر وہ لوٹ گئے اور خلق قرآن کے قول کو ظاہر کیا پھر دوبارہ توبہ کرائے گئے ان دونوں واقعات میں یہ تطبیق ہوسکتی ہے کہ ممکن ہے ایک مرتبہ یوسف نے توبہ کرائی ہو اور دوبارہ خالد نے کرائی ہو واللہ اعلم۔(امام محمدی، ص ۶۵)

جواب:

اس قول کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن جعفر بن درستویہ ہے گزشتہ کئی اسناد میں اس کا ضعیف ہونا بیان ہو چکا ہے، نیز اس کی سند میں دوسرا راوی محمد بن خلیج ہے ابن معین نے کہا لیس بثقة یہ کچھ بھی نہیں ہے، واخوہ سلیمان مجھول اوراس کا بھائی سلیمان مجہول ہے۔ابوزرعہ نے کہالا اعرفه میں اس کونہیں پہچانتا۔

(حاشیہ تاریخ بغداد، ج ۱۳، ص ۳۸۹)

امام ابن نجار کتاب الرد علی الخطیب میں فرماتے ہیں:

محمد بن خلیج المدنی کا ذکر ابوحاتم نے اپنی کتاب میں کیا ہے اور کہا ہے کہ یحییٰ بن معین نے کہا کہ لیس بثقة و قال ابو حاتم لیس بذلک القوی۔ یہ ثقہ نہیں ہے ابوحاتم نے کہا یہ قوی نہیں ہے۔اوراس کا بھائی سلیمان، اس کے متعلق ابوزرعہ نے کہا میں اس کو نہیں پہچانتا۔(کتاب الرد علی الخطیب ص ۱۱۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اعتراض نمبر۴۵:

قیس بن ربیع کہتے ہیں امیر کوفہ یوسف بن عمر نے امام صاحب کو مصطبہ پر کھڑا کر کے کفر کے عقیدے سے توبہ کرائی۔ یہ روایت دوسری سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

(امام محمدی، ص ۶۵)

جواب:

اس قول کی سند میں ایک راوی علی بن اسحاق زاطیہ ہے، خود خطیب نے اپنی تاریخ میں اس کے متعلق کہا "لم یکن بالمحمود، وکان یقال انه کذاب" یہ اچھا نہیں ہے کہا جاتا ہے کہ یہ جھوٹا ہے۔ نیز اس کی سند میں دوسرا راوی حجاج بن اعور ہے، خود خطیب نے اس کے متعلق کہا، خلط اس کا معاملہ مخلوط ہو گیا۔

نیز اس کی سند میں تیسرا راوی قیس بن ربیع ہے، اس کے متعلق حضرت امام احمد بن حنبل نے فرمایا، روی احادیث منکرة اس نے منکر حدیثیں روایت کی ہیں، وقال النسائی متروک الحدیث، امام نسائی نے کہا یہ متروک الحدیث ہے، وقال یحیی بن معین ضعیف، یحیٰی بن معین نے کہا یہ ضعیف ہے۔

وکان وکیع و ابن المدینی یضعفانه، وکیع اور ابن المدینی دونوں اس کو ضعیف کہتے ہیں وقال الدارقطنی ضعیف، دارقطنی نے کہا ضعیف ہے، ذکره الذهبی فی المیزان و تکلم علیه کثیرا...(حاشیہ تاریخ بغداد، ج ۱۳، ص ۳۹۰)

ابن نجار فرماتے ہیں، ابن ابی حاتم نے قیس بن ربیع کو اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن مہدی نے اس کو چھوڑ دیا ہے اور امام احمد نے اس کو ضعیف کہا ہے اور کہا ہے کہ اس نے منکر روایات بیان کی ہیں اور ابن معین نے کہا اس کی حدیث کوئی شے نہیں ہے۔ اور ابن الجوزی نے بھی اس کو کتاب الضعفاء میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یحیٰی نے کہا کہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

یہ کچھ نہیں اور کبھی کہا ہے یہ ضعیف ہے کبھی یہ کہا ہے کہ اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ امام احمد سے کہا گیا کہ لوگوں نے اس کی حدیث کیوں چھوڑ دی ہے تو فرمایا یہ شیعہ ہے، اور کثیر الخطاء ہے اور اس نے منکر روایات بیان کی ہیں۔، ابن المدینی اور وکیع اس کو ضعیف کہتے ہیں، دار قطنی نے کہا یہ ضعیف ہے، السعدی نے کہا ساقط ہے، نسائی نے کہا متروک الحدیث ہے۔

(کتاب الرد علی الخطیب لابن نجار، ص ۱۱۲)

اعتراض نمبر ۴۶:

سفیان سے بھی امام صاحب کا بے دینی سے دو مرتبہ توبہ کرنا مروی ہے۔

(امام محمدی، ص ۶۵)

جواب:

اس قول کی سند میں ابوالحسن علی بن اسحاق بن عیسیٰ بن زاطیا ہے جس کے متعلق خود خطیب نے کہا "لم یکن بالمحمود" یہ اچھا نہیں ہے۔ و کان یقال انه کذاب اور کہا گیا ہے یہ جھوٹا ہے نیز اس کی سند میں دوسرا راوی عثمان بن احمد الدقاق ہے۔ یہ بھی درست نہیں۔

اعتراض نمبر ۴۷:

اور فرماتے ہیں کہ ان سے ان کے ساتھیوں نے کئی اور مرتبہ کفر سے توبہ کرائی۔ سفیان بن عینیہ کہتے ہیں تین مرتبہ ان سے توبہ کرائی گئی۔ (امام محمدی، ص ۶۵)

جواب:

امام ذہبی نے میزان میں اس سند سے ایک اثر ذکر کیا اور اس کی سند کو فرمایا، وھذا الا سناد ظلمات، یعنی یہ سند اندھیر ہی اندھیر ہے۔ حالانکہ امام سفیان بن عیینہ امام اعظم ابو حنیفہ کے مداحین میں سے ہیں۔ (دیکھئے الانتقاء ص ۱۹۳ تا ۲۹۹)

خود خطیب نے تاریخ میں بیان کیا ہے کہ حضرت سفیان بن عیینہ فرماتے تھے کہ رحمہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

الله ابا حنیفه کان من المصلین اعنی انه کان کثیر الصلاة ۔

(تاریخ بغداد، ج ۱۳، ص ۳۵۳)

اللہ تعالیٰ امام ابوحنیفہ پر رحمت نازل کرے وہ نمازیوں میں سے تھے، یعنی بہت زیادہ نماز پڑھنے والے تھے، خطیب نے بیان کیا کہ سفیان بن عیینہ نے فرمایا، ہمارے وقت میں مکہ المکرمہ میں کوئی شخص ایسا نہیں آیا، جو ابوحنیفہ سے زیادہ نماز پڑھنے والا ہو۔

(تاریخ بغداد، ج ۱۳، ص ۳۵۳)

خود خطیب نے ہی بیان کیا ہے کہ جناب سفیان بن عیینہ نے فرمایا "ما مقلت عینی مثل ابی حنیفه" (تاریخ بغداد، ج ۱۳، ص ۳۳۶)

کہ میری آنکھوں نے امام ابوحنیفہ کی مثل نہیں دیکھا۔

مذکورہ سطور سے واضح ہے کہ جناب سفیان بن عیینہ حضرت امام ابوحنیفہ کے زبردست مداحین میں سے ہیں۔

اعتراض نمبر ۴۸:

سعید بن عبدالعزیز کہتے ہیں دو دفعہ امام صاحب سے توبہ کرنے کو کہا گیا۔

(امام محمدی، ص ۶۵)

جواب:

اس قول کی سند میں نعیم بن حماد ہے جو کہ روایت حدیث میں تو اگرچہ بعض لوگوں نے اس کو ثقہ کہا ہوگا۔ لیکن امام ابوحنیفہ کے متعلق اس کی ساری حکایات من گھڑت ہیں۔

(میزان الاعتدال، ج ۳، ص ۳۶۹)

اعتراض نمبر ۴۹:

شریک سے پوچھا جاتا ہے امام صاحب سے کس چیز کی توبہ کرائی گئی کہا کفر سے۔

(امام محمدی، ص ۶۵)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جواب:

اس قول سے استدلال درست نہیں کیونکہ اس کی سند میں ایک راوی شریک بن عبداللہ ہے جو کہ سخت ضعیف ہے۔ شریک بن عبداللہ کا تعارف ملاحظہ فرمائیں۔

شریک بن عبداللہ سخت قسم کا متکلم فیہ راوی ہے اور اس پر بہت سے ائمہ محدثین نے جرح کی ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

۱۔ امام بیہقی فرماتے ہیں کہ ''لم یحتج به اکثر من اهل العلم بالحدیث'' یعنی اکثر اہل علم محدثین اس سے احتجاج نہیں کرتے۔

(سنن الکبریٰ للبیهقی ج۱۰، ص ۲۷۱)

۲۔ عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ اس کی حدیث قابل قبول نہیں ہے۔

۳۔ علامہ جوزجانی اس کو ''سئی الحفظ'' اور ''مضطرب الحدیث'' کہتے ہیں۔

۴۔ ابراہیم بن سعید کہتے ہیں کہ ''اخطاء شریك فی اربع مئة حدیث'' یعنی شریک نے چار سو ۴۰۰/ احادیث میں غلطی کی ہے۔

(میزان ج ۲، ص ۲۷۰، تہذیب ج ۴، ص ۳۳۳)

۵۔ ملا۔ جزائری المتوفی (۱۳۳۸ھ) لکھتے ہیں کہ ان کی حدیث مردود اور غیر مقبول ہے۔ (توجیہ النظر ص ۲۵۲، بحوالہ احسن الکلام)

۶۔ حافظ ابن حجر نے اس کو ''صدوق یخطی کثیر تغیر حفظه'' لکھا ہے۔

(تقریب ص ۱۶۹)

۷۔ یعقوب بن شیبہ فرماتے ہیں کہ ''شریك صدوق ثقة سئي الحفظ جدا''

(تہذیب الکمال، ج ۱۲، ص ۴۷۱)

۸۔ عبدالرحمٰن بن ابی حاتم نے امام ابوزرعہ سے شریک کے بارے میں سوال کیا۔ ''یحتج بحدیث'' تو امام ابوزرعہ نے فرمایا کہ ''کان کثیر الخطاء صاحب وهم،

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

وھو یغلظ احیانًا''(تہذیب الکمال، ج۱۲،ص۴۷۲)

۹۔عبدالرحمٰن بن شریک کا بیان ہے کہ''کان عند ابی عشرة الف مسئلة عن جابر الجعفی وعشرة الاف عن لیث ''(تہذیب الکمال ص۴۷۲)

۱۰۔امام ابن سعد فرماتے ہیں کہ''وکان یغلط کثیرا''(طبقات ج۸،ص۵۰۰)

۱۱۔ابوعبیداللہ فرماتے ہیں:

''اردت ان اسمع من احادیث فقال قد اختلطت علی احادیثی وما ادری کیف ھی فالح علیه ابو عبید الله فقال، حدثنا بما تحفظ ودر مالا تحفظ فقال اخاف ان تجرح احادیثی ویضرب بها وجهی''

(تاریخ الدوری ج۲،ص۱۹۴)

۱۲۔امام ترمذی فرماتے ہیں کہ''شریك كثير الغلط ''

(ترمذی، ج۱،ص۹۴،رقم۴۶)

۱۳۔امام سعدی فرماتے ہیں کہ''شریك سئی الحفظ مضطرب الحال مائل ''(الکامل ابن عدی ج۴،ص۱۳۲۴)

۱۴۔امام دارقطنی فرماتے ہیں کہ''لیس بالقوی''

(السنن دارقطنی ج۲،ص۱۵۰،رقم۱۳۰)

۱۵۔علامہ شمس الدین ذہبی فرماتے ہیں کہ

''لیس بالحجة''(الجرح والتعدیل ج۱،ص۲۲۴)

۱۶۔امام ازدی فرماتے ہیں کہ''کان صدوقا الانه مائل عن القصد غالی المذهب سئی الحفظ کثیر الوهم مضطرب الحدیث''

(تہذیب التہذیب ج۴،ص۳۳۷)

۱۷۔امام نسائی فرماتے ہیں کہ''لیس بالقوی''(تہذیب التہذیب ج۴،ص۳۳۶)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

۱۸۔امام ابوحاتم رازی فرماتے ہیں کہ ''له اغالیظ ''(الجرح والتعدیل ج۴،ص۳۶۷)

ہم نے یہاں پر صرف اٹھارہ ائمہ کے اقوال نقل کیے ہیں اگر تلاش کیا جائے تو اور کئی ائمہ کے اقوال بھی مل سکتے ہیں۔لہٰذا اتنے ائمہ کے اقوال کے پیش نظر اس راوی سے احتجاج درست نہیں جب کہ خود اس مذکورہ راوی شریک کا اپنا بیان ہے کہ ''قد اختلطت علیّ احادیثی''

شریک مدلّس بھی ہے:

اس کے علاوہ شریک بن عبداللہ مدلّس بھی ہے۔

۱۔عبدالحق الاشبیلی فرماتے ہیں کہ ''کان یدلّس''

۲۔امام یحییٰ بن القطان فرماتے ہیں کہ ''وکان مشهورا بالتدلیس''

(تہذیب التہذیب ج۴،ص۳۳۷)

ایسے راوی کے قول کا کوئی اعتبار نہیں اس کے علاوہ اس قول کی سند کے دوسرے راوی بھی درست نہیں اس کی سند میں دوسرا راوی محمد بن احمد بن الحسن الصواف ہے۔تیسرا راوی امام احمد بن حنبل کا بیٹا عبداللہ بن احمد بن حنبل ہے اس کے متعلق کتاب السنہ پر ایک نظر نامی کتاب مولفہ مولانا عبدالعلیم چترالی دیکھ لی جائے یہ بھی مجروح راوی ہے۔

چوتھا راوی ابو معمر ہے ہمارے خیال میں یہ عبداللہ بن عمرو المنقری البصری ہے اور یہ قدری ہے جرح وتعدیل کے اصول کے مطابق مخالف مذہب کی جرح قبول نہیں کی جاسکتی۔ اور ابو معمر کا سماع بھی شریک سے ثابت نہیں۔

جواب نمبر۲:

شریک نے یہ جو کہا ہے کہ میں نے ابوحنیفہ سے توبہ طلب کی تھی یہ بات درست نہیں کیونکہ شریک تو امام ابوحنیفہ کی وفات کے پانچ سال بعد قاضی بنا تھا۔تو اس کی طرف توبہ طلب کرنے کی نسبت کرنا تو امام ابوحنیفہ کی زندگی میں نہیں ہوسکتا۔(تانیب الخطیب خلاصہ)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اعتراض نمبر۵۰:

عبداللہ بن ادریس بھی یہی کہتے ہیں انہی کا قول ہے کہ جو ایمان کو کم زیادہ ہونے والا نہ مانے وہ کذاب ہے۔(امام محمدی، ص۶۵،۶۶)

جواب:

اس قول کی سند میں محمد بن جعفر بن ہیثم انباری ہے، خود خطیب نے تاریخ میں اس کے متعلق بیان کیا ہے کہ فیه بعض الشیء (کتاب الرد علی الخطیب لابن نجار، ص۱۱۵)

اعتراض نمبر۵۱:

اسد بن موسیٰ کہتے ہیں امام صاحب سے دو مرتبہ توبہ کرائی گئی۔(امام محمدی، ص۶۶)

جواب:

اس قول کی سند میں اسد بن موسیٰ ہے اس کے متعلق ابن حزم نے کتاب الصبیہ میں کہا ہے منکر الحدیث ہے، ابوسعید بن یونس نے کہا حدث باحادیث منکرة ۔کہ اس نے منکر روایات بیان کی ہیں۔(حاشیہ، تاریخ بغداد، ج۱۳،۳۹۳)

اعتراض نمبر۵۲:

حضرت عبداللہ امام احمد بن حنبل سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا امام ابوحنیفہ سے توبہ کرائی گئی فرمایا ہاں۔(امام محمدی، ص۶۶)

جواب:

اس قول کی سند میں ایک راوی محمد بن عبداللہ بن ابان الہیتی ہے خود خطیب نے اس کے متعلق بیان کیا ہے کہ کان مغفلا مع خلوه من علم الحدیث۔اس میں غفلت ہے علم حدیث سے بھی خالی ہے۔(حاشیہ، تاریخ بغداد، ج۱۳، ص۳۹۳)

علامہ ابن نجار فرماتے ہیں کہ خطیب نے خود ہی اپنے شیخ کے ترجمہ میں کہا ہے، کان

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

شیخًا مستورا صالحا قصیرا مقلا معروفا بالخیر و کان مغفلا مع خلوه من علم الحدیث۔ (کتاب الرد علی الخطیب لابن نجار، ص ۱۱۵)

اعتراض نمبر ۵۳:

ابو بکر بن ابو داؤد سجستانی ایک دن اپنے ساتھیوں سے فرمانے لگے تم اس مسئلہ میں کیا کہتے ہو؟ جس پر امام مالک اور ان کے اصحاب، امام شافعی اور ان کے اصحاب، امام اوزاعی اور ان کے اصحاب، امام حسن بن صالح اور ان کے اصحاب امام سفیان ثوری اور ان کے اصحاب، امام احمد بن حنبل اور ان کے اصحاب کا اجماع ہو گیا ہو۔ سب نے کہا اس سے زیادہ صحیح مسئلہ اور کیا ہو سکتا ہے؟ کہنے لگے یہ سب کے سب امام ابو حنیفہ کے گمراہ ہونے پر متفق ہیں۔ (امام محمدی، ص ٦٦)

جواب:

اس قول کی سند میں ایک راوی ابو بکر ہے جو کہ امام ابو داؤد کا بیٹا ہے پورا نام اس کا اس طرح ہے، عبد اللہ بن سلیمان بن اشعث، اس کے متعلق ابن صاعد نے کہا کہ اس کے باپ کی بات ہی ہمارے لیے کافی ہے جو انہوں نے اس کے لیے کہی ہے کہ ابنی هذا کذاب میرا یہ بیٹا بڑا جھوٹا ہے، فلا تأخذوا عنه اس سے کوئی چیز نہ لو، ابراہیم اصبہانی نے کہا ابن ابو داؤد کذاب ہے۔

(حاشیہ، تاریخ بغداد ج ۱۳، ص ۳۹۴، کتاب الرد علی الخطیب لابن نجار ص ۱۱۵، ۱۱٦)

جرح کرنے والا جب خود ہی جھوٹا ہے تو اس کا ائمہ دین کی زبانی امام اعظم ابو حنیفہ کی تضلیل بیان کرنا بھی یقیناً جھوٹ ہے۔

نیز اس ابن ابی داؤد نے جس کو ائمہ نے کذاب کہا ہے، جن ائمہ کرام کے نام ابو حنیفہ کے خلاف استعمال کیے ہیں، ان ائمہ کرام کو امام محدث ابن عبد البر نے اپنی کتاب الانتقاء،

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ص ۱۹۳ تا ۲۲۹ میں امام ابوحنیفہ کے مادحین یعنی تعریف کرنے والوں میں سے شمار کیا ہے۔

نیز خود خطیب نے امام مالک سے امام ابوحنیفہ کی تعریف بیان کی ہے۔

(تاریخ بغداد، ج ۱۳، ص ۳۳۸)

نیز امام شافعی سے بیان کیا کہ لوگ فقہ میں امام ابوحنیفہ کے بچے ہیں۔

(تاریخ بغداد، ج ۱۳، ص ۳۴۶)

نیز خطیب نے تاریخ میں خود بیان کیا ہے کہ امام اوزاعی نے امام عبداللہ بن مبارک کو امام ابوحنیفہ سے علم حاصل کرنے کی تلقین کی ہے۔ (تاریخ بغداد، ج ۱۳، ص ۳۳۸)

خطیب نے تاریخ میں بیان کیا کہ حضرت سفیان ثوری امام ابوحنیفہ کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو گئے اور ان سے معانقہ کیا اور امام صاحب کی تعریف بیان کی۔ (خلاصہ)

(تاریخ بغداد، ج ۱۳، ص ۳۴۱)

خطیب کی یہ روایات بھی اس ابن ابی داؤد کی تکذیب کرتی ہیں۔

☆.....☆.....☆

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مولف کی دیگر کتب

نمبر شمار	کتاب کا نام	قیمت
1	ثنائیاتِ ابی حنیفہؒ	300
2	روایاتِ ابی حنیفہؒ (5 حصے)	300
3	دفاعِ ابی حنیفہؒ (علامہ ابنِ جوزی کے جواب میں)	300
4	ثقاہتِ ابی حنیفہؒ (ابن ابی حاتم رازی کے جواب میں)	150
5	عقائدِ ابی حنیفہؒ (محمد جوناگڑھی کی امام محمدی کے جواب میں)	150
6	براۃِ ابی حنیفہؒ (ابو محمد خرم شہزاد کے رسالہ الصحیفہ کے جواب میں)	200
7	امام ابو حنیفہؒ اور حافظ ابو بکر ابن ابی شیبہؒ (حصہ اول)	200
8	تحقیق حدیث حضرت علیؓ در مسئلہ رفع یدین	150
9	تحقیق حدیث حضرت ابو حمید الساعدیؓ در مسئلہ رفع یدین	150

ملنے کا پتہ

احسان خان

مکان نمبر C124 بلاک بہاری کالونی گوجرانوالہ

0343-4863345 ،0332-8573411

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مولف کی دیگر کتب

نمبر شمار	کتاب کا نام
1	تحقیق حدیث حضرت علیؓ در مسئلہ رفع یدین
2	تحقیق حدیث حضرت ابوحمید الساعدیؓ در مسئلہ رفع یدین
3	امام ابوحنیفہؒ اور حافظ ابوبکر ابن ابی شیبہؒ (حصہ اول)
4	دفاعِ ابی حنیفہؒ (علامہ ابنِ جوزی کے جواب میں)
5	ثقاہتِ ابی حنیفہؒ (ابن ابی حاتم رازی کے جواب میں)
6	عقائدِ ابی حنیفہؒ (محمد جوناگڑھی کی امام محمدی کے جواب میں)
7	براۃِ ابی حنیفہؒ (ابومحمد خرم شہزاد کے رسالہ الصحیفہ کے جواب میں)
8	ثنائیاتِ ابی حنیفہؒ
9	روایاتِ ابی حنیفہؒ (حصہ اول)
10	مؤطا امام محمدؒ (امام ابوحنیفہؒ سے مروی گیارہ روایات)
11	روایاتِ ابی حنیفہؒ (حصہ دوم)
12	مصنف ابن ابی شیبہؒ (امام ابوحنیفہ سے مروی بیالیس روایات)
13	روایاتِ ابی حنیفہؒ (حصہ سوم)
14	مصنف ابن عبدالرزاقؒ (امام ابوحنیفہ سے مروی انہتر روایات)
15	روایاتِ ابی حنیفہؒ (حصہ چہارم)
16	شرح معانی الآثار المعروف بہ طحاوی (امام ابوحنیفہ سے مروی تیرہ روایات)
17	روایاتِ ابی حنیفہؒ (حصہ پنجم)
18	سنن دارقطنی (امام ابوحنیفہ سے مروی اٹھائیس روایات)

(ملنے کا پتہ)

احسان خان مکان نمبر C124 بلاک بہاری کالونی گوجرانوالہ

0343-4863345 ،0332-8573411

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1